

رنگ و نور

المعروف

نور سے رنگ



مؤلف عبدالحمید نظامی
مترجم جاوید قمر مولائی

اکبر پبلشرز
لاہور



رنگ و نور

المعروف
نور کے رنگ

نور عبدالحمید نظامی

www.nizamipharma.com

چاہیہ قرطالی

برق تجلی کوہِ طور
جلوہ گر نزدیک و دور
غم سے شفق تو قوسِ قزح
تیرا تبسم رنگ و نور

ناشر
اکبر پبلشرز
زینت سنٹر
اردو بازار
لاہور

سچے حق نگہاری دے

ناں کتاب _____ رنگ و نور

شاعر _____ عبدالحمید نظامی

مترجم _____ جاوید قمرولائی

پہلا ایڈیشن _____ 01-11-2011

ٹائٹل _____ فرزند علی طاہر

ہدیہ _____ 0321-0300-4824580

150/- _____

پروفیسر محمد رفیق

پروفیسر محمد رفیق

پروفیسر محمد رفیق

پروفیسر محمد رفیق

اکبر بک پبلیشرز

ناشر
اکبر بک پبلیشرز
رہسہ سٹریٹ
اردو بازار
لاہور

نذر عقیدت

سید اسد الحسنین گیلانی ایم اے ایل ایل بی

سید ضیاء الحسن گیلانی ایم اے ایل ایل بی

ہو راں دی خدمت وچ انتہائی عقیدت تے محبت نال پیش کرناں

جے منظور کرن سرکار

حکیم عبدالحمید نظامی

مدینہ پنسار سٹور، مطب نظامی

فیصل مارکیٹ پھول نگر بھائی پھیرہ

0333-4255317

مشعل بردار عبد الحمید نظامی

پیوند افکارِ جامی تو مشعل بردار نظامی

پیر ضیاء حسنین، رضا کا تو ہے پیرو کار نظامی

میں اپنی تمہید کا آغاز مشعل بردار عبد الحمید نظامی سے کروں گا جس نے

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی، مولانا عبدالرحمان جامی، کی نعتیہ مشعل مجھے

تھما دی ہے وہ مشعل جس کی روشنی دو عالم پر محیط ہے جس کی روشنی کے مرکز کو علامہ

اقبال ان لفظوں میں پکارتے ہیں۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

گنبد آ بگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

(حباب) جس کے بارے میں ساغر صدیقی نے کہا تھا

”فرصت یک نفس غنیمت ہے“

زیر نظر کتاب ”رنگ و نور“ المعروف ”نور دے رنگ“ عبد الحمید نظامی کا نعتیہ

مجموعہ کلام ہے عبد الحمید نظامی عاشقِ رسول آل رسول ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ نظامی

صاحب کی شاعری سے متاثر ہو کر اردو ترجمہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو نظامی صاحب

نے بخوشی اجازت دیتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ

بقول علامہ اقبال

تری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری

میری دعا ہے تری آرزو بدل جائے

اور ویسا ہی ہوا حالانکہ یہ بات مرے لئے آج بھی حیران کن ہے کہ

جس دن میں نے کتاب ”رکھاں آگ ورھائی“ غزلیہ مجموعہ کلام کا ترجمہ کرنے

کے لئے کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا تو نظروں نے وہاں دو کتابیں دیکھیں دوسرا مجموعہ کلام نظامی صاحب کا نعتیہ کلام ہے۔ جس پر مرے وجدان نے مجھ سے کہا کہ غزل کی بجائے نعت کی کتاب کا اردو ترجمہ کرو یہ مرا وجدان تھا کہ تائید ایزدی مگر ایک نمایاں بات جو دیکھنے میں آئی وہ یہ کہ نعتیہ کلام کا اردو ترجمہ تقریباً 25 دنوں میں مکمل ہو گیا کلام کی تکمیل کے ساتھ ساتھ روح کی بالیدگی بڑھتی رہی، کبھی ایسا ہونا کہ جیسا سوچنا ویسا ہو جانا یہی حال نظامی صاحب کی طرف بھی تھا۔ ان علامات سے لگتا ہے کہ نظامی صاحب کے کلام اور مرے اردو ترجمہ کی سرکارِ دو عالم حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں منظوری ہو گئی ہے یہ مرے لئے اور عبد الحمید نظامی کے لئے بہت اعزاز کی بات ہے جس پر جتنا خدا کا شکر اور حضور ﷺ کی رحمت پر ناز کیا جائے کم ہے۔ آخر میں ان دو اشعار پر اجازت چاہوں گا۔

بے طلب اذن باریابی ہے۔ عشق والوں کی کامیابی ہے

سلسلہ آپ کے فقیروں کا۔ مصطفائی ہے بو ترابی ہے

جاوید قمر مولائی

سگِ عباس کاظمی پتوکی

حُسن ترتیب

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
35	9	حمد باری تعالیٰ
37	11	نعت شریف
38	13	کرم کی نگاہیں سچی باریگا ہیں
40	15	نعت گو نعت خواں
41	17	سردار نرالے ہیں
42	18	عجب کیف پرور سرورِ مدینہ
43	20	محیط دو عالم بحر بے کنارہ
45	21	مجھے بھی ہو عطا طوقِ غلامی
46	22	گرفتہ عشق میں ہر ذی نفس ہے
47	24	دن پڑھتے ہیں نعتیں تیری
49	25	عطا ہو وصل کہ عجلت میں دم ہے
50	26	شہد سے بڑھ کے تیری گفتگو ہے
51	27	ہو پوری وصل کی میری کمی اب
52	28	موسیٰ کا پاک نظارہ ہے
53	29	خواب میں دیکھ لوں
54	30	کرم تاجدارِ حرم ہو
55	32	سراج منیر آمدینے کا والی
56	33	درد اپنے کہوں لگ کے جالی سے
	34	رب کا ہے تو پیارا

حُسن ترتیب

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	
67	انبیاءؑ میں الگ پور کے رنگ ہیں	57	نورِ عرشِ عکلا رازِ مخفی کھلا
68	نظروں سے گرے کو تمام علیؑ	59	چوم آنکھوں سے اسمِ احمدؑ
70	آئینہ روبرو درمیانِ خدا	61	کبھی رد کرے نبیؐ نہ
73	تو سخی تو غنی لقب و القاب تو	61	نظر ایاز کرتی ہے
74	نام لیوِ اعلیٰ کا ولی ہے سنو	62	دھڑکتی یادیں
74	یاد حیدر کو میرے نبیؐ نے کیا	62	جاگے نصیب میرے
75	بی بی پاک سیدہ فاطمہ الزہرہ	63	رسائی ان تک نصیب کی ہے
76	نبیؐ کا نور عین ہے	63	کرم کی دھرتی حرم کی دھرتی
77	پاک خاوند علیؑ بیٹی زینب کلی	64	غمِ فرقت کا کافور ہوا
78	امام عالی مقام حسین علیہ السلام	64	وصال ہوں کہ فراق رنگ ہوں
79	حضرت امام حسین علیہ السلام	64	عاشقِ دارِ دستور چڑھے
81	حضرت سیدتی عباس حسین کاظمی	64	تکوؤں سے لبِ کافور نے پی
82	حضرت سیدتی عباس حسین کاظمی	65	خدا ہی تعریف جاں کرے گا
83	سہرا داتا علیؑ ہجویریؒ	65	جو خود ہے محتاج بحرِ خور وہ
85	بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ	66	نظر پہ ظاہر ہے حال تیرا
85	فرید کا زر خرید ہوں میں	66	خدا ہے رازِ قدیم تیرا
87	ماں کی شان	66	الف سے میم ہونا تھا
89	پیر سردار عالم شاہ کی نذر	67	لذت آشنا کرنے ڈالے فنا
90	مجھے گردِ دراہ نہ کر کہ میں	67	آنسوؤں میں چھپے

حُسن ترتیب

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
92	کرم تیرا سردار عالم کرم ہے	90
94	سید سردار عالم شاہ گیلانی	91
96	شجرہ شریف نسبی	
		مریض دل کا ہے وید کاغذ
		جہاں وسیع و عریض تھا

حمد باری تعالیٰ

ذاتِ کمال ہے تو
جلِ جلال ہے تو

کلِ شئیٰ
کہ لازوال ہے تو
قدیرا

محبوب ﷺ
اپنی مثال ہے تو
آئینے میں

نزدیک شاہ رگ سے
جانِ خیال ہے تو

آئینہ مصطفیٰ ﷺ تو
 روئے جمال ہے تو
 رزاق دو جہاں کا
 قاسم کمال ہے تو
 آنا سمجھ میں حکمت
 تیری حال ہے تو
 چاہے جسے اجل سے
 دیتا نکال ہے تو
 ہو مہرباں نظامی
 چہ ڈوا الجلال ہے تو

نعت شریف

ساون کے مہینے میں
جاؤں گا مدینے میں

جالی سے بھی لگ کر
جو آگ تھی سینے میں

مہمان سماں تیرا
اے شاہِ زماں تیرا

آنکھوں کو میری لے چل
جلوہ ہے جہاں تیرا

مر نہ جاؤں لیے
وصل کی آرزو

کر دیں آقا ﷺ مرا
زخم فرقت رفو

آپ ﷺ حامی بھریں
ہم غلامی کریں

میرے آقا ﷺ مری
دور خامی کریں

ذکر مولا ترا
سب نظامی کریں

کرم کی نگاہیں سچی بارگاہیں

کرم کی نگاہیں سچی بارگاہیں
قدم تیرا راہیں لگاتار چاہیں

تری دھوم اہل عرب میں مچی ہے
محبت کی مہندی عجم میں رچی ہے

تپش ہر نفس میں جہاں تیرے بس میں
اٹھاتا ہے آقا خدا تیری قسمیں

شفیع امتوں کا کہے ابن آدم
ہے ورد شفاعت ترا اسم اعظم

دعا دے رہا ہے تری آنکھ کا نم
صلے میں لہو سے ہوئی کربلا نم

تو آئینہ رب کا نہ باہم جدا ہے
عمل سے منعکس رضائے خدا ہے

ترا پاک روضہ حرم کا حرم ہے
ترا لمس پرور یہ در محترم ہے

جہل کو عطا حکمت، و تختِ شاہی
جگایا نگاہوں سے خوابیدہ راہی

نفس میں نظامی کرے صد سلامی
ترا نعت گو پیرو مثلِ جامی

نعت گو نعت خواں

نعت	گو	نعت	خواں
چ	کرم	جاوواں	
چشم	تر	بزم	جاں
نجم	دل	ارمغاں	
تو	ازل	تا	آبد
ظاہر	و		باطنی
آئینہ	شکل		رب
عالم			گفتنی

آہٹیں فرش پر
سامع ہے عرش پر

آنسوؤں کے دیئے
امتی کے لیے

آپ ﷺ کا تذکرہ
بندگی کے لیے

ذره دھڑ کے سنے تو وہ خورشید ہے
وصل سرور نظامی مری عید ہے

سردار نرالے ہیں

ہر دور کے شاہوں کے سرکار نرالے ہیں
نبیوں کے رسولوں کے سردار نرالے ہیں

آنکھوں کی صراحی میں کوثر کی نظر ساقی
میخانہ وحدت کے میخار نرالے ہیں

مانا کے فضیلت ہے مکے کو مدینے کو
پر گنبدِ خضریٰ کے انوار نرالے ہیں

اے باغِ ارم گل سے یہ خار مدینے کے
اک بار نہیں بلکہ سو بار نرالے ہیں

چوڑے ہیں قدم جس نے سرکارِ مدینہ کے
وہ رستے گلی کوچے بازار نرالے ہیں

غم کیسا بجز کربل کہتا ہے یہی ہر پل
لجپال مرے آقا غمخوار نرالے ہیں

لیٹے ہیں نظامی جو سرکار کے قدموں میں
سرکار دو عالم کے دو یار نرالے ہیں

عجب کیف پرور سرورِ مدینہ

عجب کیف پرور سرورِ مدینہ
مقدر جبیں کا ہے نورِ مدینہ

نظامی مدینے کا ہر ایک ذرہ
تجلی میں خورشید طورِ مدینہ

یہیں پہ فسانہ یہیں پہ حقیقت
یہیں دستِ کاتب سطورِ مدینہ

پسینہ ندامت کا ہے کہ جبیں پر
گلِ شبنمی ہے حضورِ مدینہ

ملی دل کو ٹھنڈک گیا داغِ فرقت
ہوا عشق پرورِ شعورِ مدینہ

سہارا ملا بے سہاروں کو جو نہی
لگاتا ہے سینے غفورِ مدینہ

اُسی پنجتن کے رکن کا ہوں میں جو
گیا کربلا کر عبورِ مدینہ

بنے عمر رفتہ کے سب غم مسرت
ہوا جب نظامی ظہورِ مدینہ

محیط دو عالم بحر بے کنارہ

محیط دو عالم بحر بے کنارہ
گدا تیرے ذرے کا ہر اک ستارہ

کبھی چاند توڑے کبھی شمس موڑے
کبھی جوڑ چھوڑے ترا اک اشارہ

ترے ذر پہ سلطان بطرز فقیراں
ہمیں بیٹھنا جوتیوں میں گوارا

زیارت عطا ہو معافی خطا ہو
کرم بے بہا ہو کہ دل پارہ پارہ

مرا عشق اولادِ حیدر کی ناؤ
مرا ناخدا ہے رسالت کا نعرہ

نظامی پہ رحمت کہ اشکوں میں سنت
ادا عابدیؑ کربلا استعارہ

مجھے بھی ہو عطا طوقِ غلامی

مجھے بھی ہو عطا طوقِ غلامی یا رسول اللہ
ردِ رحمتِ مرادِ بردوامی یا رسول اللہ

دوارہ ہو نظارہ ہو نگاہوں کا سہارا ہو
کہ جس در پر کریں قدسی سلامی یا رسول اللہ

ستوں تیری شریعت کے عروجِ آدمیت کے
ہوئے میخوار چاروں یارِ حامی یا رسول اللہ

کہ جیسے آسماں جھک کر زمیں کو چوم لے ویسے
نگاہوں سے میں چوموں نامِ نامی یا رسول اللہ

وہاں پہ اسمِ احمد ہے یہاں جسمِ محمد ہے
نرالا تو ترا اسمِ گرامی یا رسول اللہ

مرے حرف پریشاں کو دعا دیں رایگاں نہ ہو
کہ میں سعدی نہ رومی ہوں نہ جامی یا رسول اللہ

عطا ہو وصل کا وہ جامِ دل سیراب جو کر دے
نگاہِ تشنہ لبِ طالبِ نظامی یا رسول اللہ

گرفتہ عشق میں ہر ذی نفس ہے

گرفتہ عشق میں ہر ذی نفس ہے یارسول اللہ
اسیروں کو تبرک یہ نفس ہے یارسول اللہ

اشارہ جان بخشی کا بلاں پاک حبشی کا
رہائی تا غلامی تیرا بس ہے یارسول اللہ

خزانوں کے وہ مالک ہیں کہ سلطانِ ممالک ہیں
وہی جو عشق میں تیرے لئے ہیں یارسول اللہ

امر ہے عشق میں میثم جو مر کے زندہ ہے سو ہم
تلاشِ ذات میں اپنی جٹے ہیں یارسول اللہ

نہ سکھ مال نہ تکرری نہ بی یارسول اللہ
نہ میں یوسف نہ مرا دام اتی یارسول اللہ

تہی پہلو عمل سے میں نظامی ہوں ازل سے میں
بندگی ہے عشق کی آنکھوں پہ پٹی یا رسول اللہ

مسلمان کوفی و شامی نہ کافر یا رسول اللہ
مدینہ و نجف کا ہوں مسافر یا رسول اللہ

مٹا ہوں نہ مٹیں گے میرے آنسو سنت عابد
خزانہ درد کا رکھتا ہوں وافر یا رسول اللہ

دن پڑھتے ہیں نعتیں تیری

دن پڑھتے ہیں نعتیں تیری
عین عبادت راتیں تیری

عرش منور کی چلمن سے
اہلِ دل پر نگھاتیں تیری

شجرِ حجر اور ہم جیسے بھی
بت کرتے ہیں باتیں تیری

محو سخن رب تنہا لیکن
حسنِ حسینؑ ہیں ذاتیں تیری

روضہ جالی بوسہ پرور
لمس ہے یا خیراتیں تیری

رحمت وقت نظامی امت
پر آقاؐ برساتیں تیری

عطا ہو وصل کہ عجلت میں ہے یا رسول اللہ

عطا ہو وصل کہ عجلت میں ہے یا رسول اللہ
دل بسکل جدائی آنکھ نم ہے یا رسول اللہ

میں دیکھوں سبز گنبد گنبد خضریٰ مجھے دیکھے
ضمیر زندگی تیرا حرم ہے یا رسول اللہ

سعادت اور پائیں وصل کی میں ہجر کو جھیلوں
نظر انداز ہونے کا بھی غم ہے یا رسول اللہ

مدینے سے اگر آئے نظامی لوٹ کر جائے
مسلل آرزوئے محترم ہے یا رسول اللہ

نظر روضے کی متوالی کہ لب چو میں تیری جالی
جبیں کی آرزو تیرا قدم ہے یا رسول اللہ

شہد سے بڑھ کے تیری گفتگو ہے

شہد سے بڑھ کے تیری گفتگو ہے یا رسول اللہ
خدا آئینہ رو ہے اور تو ہے یا رسول اللہ

یہاں بھی تو وہاں بھی تو مگر روضہ تیرا دیکھوں
اگرچہ نور تیرا چار سو ہے یا رسول اللہ

تری رحمت کا مینہ برسے نہ ساون کو زمیں تر سے
کہ ہر قطرے میں قلم جو بچو ہے یا رسول اللہ

تر نے جیسا نہیں دیکھا کہیں روح الامیں نے بھی
مکین لامکاں نے بھی فلک نے بھی زمیں نے بھی

کیا ہر قلب کو روشن گیا جب عرش پہ محسن
ہٹائی طور کی چلمن جبیں نازنیں نے بھی

ہو پوری وصل کی میری کمی اب

ہو پوری وصل کی میری کمی اب یا رسول اللہ
عطا صدقہ عباسؓ کاظمی اب یا رسول اللہ

پیوں زم زم جیوں ہر دم کرم کر دم کہے ہر دم
نکل کے میری آنکھوں سے نمی اب یا رسول اللہ

ڈھلی ہے یاد قربت میں بنی ہے نعت فرصت میں
فغاں تخلیق کر کے ہی تھی اب یا رسول اللہ

درودوں کے تحائف ہیں یہی میرے وظائف ہیں
تیری تعریف سے ہے ہمدمی اب یا رسول اللہ

پڑھا کلمہ تری مٹھی میں تیرا سنگ ریزوں نے
دو عالم کو اطاعت لازمی اب یا رسول اللہ

ترے سردار عالم کا نظامی نعت گو شاعر
کروں عرض سخن ارشادی اب یا رسول اللہ

موسیٰ کا پاک کا نظارہ ہے سرور کا نام سہارا ہے

موسیٰ کا پاک کا نظارہ ہے سرور کا نام سہارا ہے
ہم ہیں سیماب ترے ساقی کوثر کا جام ہمارا ہے

محمود ہے سب کا سرمایہ قرآن میں رب نے فرمایا
جو شافعی محشر پر آیا احمد کے دل پہ اتارا ہے

پیکر نبینا وہ آئینہ کعبہ قوسین بھی تھا ہی نا
انظہر نورِ مظہر مسئلہ بشریت کا حل سارا ہے

بحرِ رحمت نورِ عرشی نکتہ محور قدسی فرشی
صفاتِ خدا یا نورِ ہدیٰ باہم یہ خزانہ سارا ہے

کہتا ہوں نظامی نعت نبی متوجہ ہو گر ذات نبی
دیکھو تو طوافِ خضریٰ میں مصروف زمانہ سارا ہے

ویل کی زلفوں والے سے ملنے کا بہانہ سارا ہے

خواب میں دیکھ لوں

والی دو جہاں کر بہانہ کہ جاں جائے نہ رائیگاں خواب میں دیکھ لوں
 صدقہ حسنینؑ کا غوثِ ثقلینؑ کا شکلِ اکبرؑ ترے باب میں دیکھ لوں
 فرد ہوں انجمن نہ قبیلہ ہوں میں ڈھونڈتا وصل کا کوئی حیلہ ہوں میں
 سنت عابدیؑ تیرا روضہ کبھی چشم پر آب کے آب میں دیکھ لوں
 ہجر جاں برلباں جانے سے پہلے ہاں میں تجھے قلبِ سیماب میں دیکھ لوں

ابر جاں ہر برس کی طرح نہ ترس کھائیں گے وہ ترس وصل کو نہ ترس
 بھر ہی دیں گے خوشی سے رسولؐ خدا دامنِ زندگی جیب ہو کہ پرس

عرض منظور ہو دوری ہر دور ہو سامنے روح پرور تیرا نور ہو
 کر کرم کہ کہے زیرِ تعمیر دل سنگ درخشست جاں بندہ مزدور ہو

نعت مجھ سے سنیں دور خامی کریں آرزو دل میں لاکھوں نظامی کریں
 دیں زیارت نگاہوں کو خیرات میں ہم سے آقا کبھی ہم کلامی کریں

کرم تاجدارِ حرم ہو کہ ایسا مدینہ بُلائے

کرم تاجدارِ حرم ہو کہ ایسا مدینہ بُلائے
مدینے کے زائر مجھے آ کہیں جا مدینہ بُلائے

کریں میرے آقا مری آس پوری
بجز آل کے نہ کروں جی حضوری

مجھے دیکھ کر رہزور مسکرائے مدینہ بلائے
ہوئے مولا غربت میں اپنے پرانے مدینہ بُلائے

حضورِ محبت نیاز آنسوؤں کی کٹے بازوؤں کی
دیرِ یار تیرے غرض مند آئے مدینہ بلائے

لپٹنے تری پاک دھرتی سے مولا تری ذات اولیٰ
کہ مجھ سے بھی پہلے چلے میرے سائے مدینہ بلائے

ریاض و حنا نہ ستونوں کو چوموں نفل پڑھ کے جھوموں
ترے در کی جالی گلے سے لگائے مدینہ بلائے

کریں میرے ساتھی نظر سے اشارے سنا پیارے پیارے
جو اشعار نعتوں کے تم ساتھ لائے مدینہ بلائے

کبھی میرے آقا مجھے یاد کر لیں تو میلاد کر لیں
نظامی خدا بات میری بنائے مدینہ بلائے

سراج منیرا مدینے کا والی

سراج منیرا مدینے کا والی
 زمانے کے مالی تری ڈالی ڈالی
 ترا یہ مدینہ بہشتی سفینہ
 غموں میں مسرت ہے یادِ مدینہ
 ترے در کی جالی کو مہتاب چوے
 درودوں کا پھل ہے سلام ازل ہے
 تو مہتاب ہاشم بنا نور آدم
 ترا روضہ چشم تصور میں دیکھوں
 حضور محبت میں ہوں دست بستہ
 الم نشرح سینا ترا پاک جینا
 نہیں کوئی تجھ سا اے ماہِ مدینہ
 کرو ختم دوری کہ ہو چاہ پوری

مری چشم تر ہے خوشی کی سوا
 تری آل نے جو لہو دے کے پالی
 بہا کربلا میں لہو کا پسینہ
 تبسم ہے گل کا یا بادِ مدینہ
 لبِ آرزو دل نظر خواب چوے
 سخن پہ ملی آج دادِ مدینہ
 رگ و پے میں تیرا رہے عشق تادم
 تری نعت لکھنا مقدر میں دیکھوں
 قدم چومتا، گر ترا ہوتا رستہ
 گدا گرے خوشبو سخی ہے پسینہ
 کرم ہو پیہوں پہ شاہِ مدینہ
 نظامی مسافر تری راہ نوری

درد اپنے کہوں لگ کے جالی سے میں

درد اپنے کہوں لگ کے جالی سے میں مانگتا ہی رہوں لگ کے جالی سے میں
 فکر خیرات ہونت نئی نعت ہو تیرے میلاد میں آل کی بات ہو
 راہ میں دیدہ و دل بچھاؤں ترے واری جاؤں ترے گیت گاؤں ترے
 واہ تیری سنوں لگ کے جالی سے میں
 آنکھ کا سہ مرا دل پیاسا مرا بھر گیا دل غموں سے نواسہ ترا
 یا نبی روتا ہوں لگ کے جالی سے میں
 لا مکاں کے ملیں عرش تلوہ نشیں سنگ در خم جبیں چاند زیر نگیں
 تیرا ہی دم بھروں لگ کے جالی سے میں
 حاجیوں کا سفر من میں مدو جزر چاند سے دور آب بحر کس قدر
 قرب حاصل کروں لگ کے جالی سے میں
 بارش نور ہے جلوہ گر طور ہے ہر گنہہ گار رحمت کا مشکور ہے
 بے عمل ہوں ڈروں لگ کے جالی سے میں
 قاصدِ مصطفیٰ خط نہ پڑھ کے تھکوں جاگی قسمت کہ اب نیند میں نہ کھپوں
 تیری مالا جیوں لگ کے جالی سے میں

رب کا ہے تو پیارا

رب کا ہے تو پیارا سو نام سے پکارا
 شاہ و گدا نے مانگا ہے اسم کا سہارا
 اے صاحبِ غریباں میری سنو خدارا
 خم ہے جبینِ قسمت چمکائے در ستارہ

شمسِ اضحیٰ کا چہرہ نور ہدیٰ کا چہرہ
 یسین ہے طہ آئینہ کہے آہا
 تو ہے چراغِ روشن طارق گواہ شاہا

مختارِ کل پیا تو سردارِ انبیاء تو
 بخشش میں امتوں کی امید کا دیا تو

اونچا مقام تیرا کوثر ہے جامِ تیرا
 میں بھی مدینے جاؤں نعتیں تجھے سناؤں
 دوری نہیں گوارا میری سنو خدارا

سماں ہے عید میلاد النبیؐ کا

یہی حل ہے میری تشنہ لبی کا
ہوائے مست ہے رقصاں
فضا میں نور کے ریلے

سماں ہے عید میلاد النبیؐ کا
بلند و پست ہے یکساں
لگے خوشیوں کے ہیں میلے

کہ جو مانگے وہی لے لے لے
امن میں جنگ میں دیکھوں
تو ایسے نور والا ہے
ترا رتبہ نرالا ہے
خزاں نا آشنا گل بن

مہرباں ہے خدا منکو
تجھے ہر رنگ میں دیکھوں
ترا منگتا اجالا ہے
امام انبیاء ہے تو
دل بلبیل ہے نغمہ زن

پتہ پتہ ہنسے گل میں خوشبو بے
جسم ابلیس کو رسن رضاں کے

صل علی کے نعرے خلقت لگا رہی ہے
سویا ہوا مقدر قسمت جگا رہی ہے

ہستی تری نرالی اے دو جہاں کے والی
احمدؑ کا روزِ محشر امت بنی سواالی

دل آہنگ میں دیکھوں دھڑکتے چنگ میں دیکھوں

الگ تیری ہستی وجد کیف مستی
مرے من میں تیرے خیالوں کی بستی

وہ کھولے اگر لب کرے دل شکر لب
رگ و پئے میں تو ہے کہ دل باوضو ہے
لبا لب نظر سے مرا ہر سیو ہے

جشنِ عید میلادِ مناؤ

جشنِ عید میلادِ مناؤ	صل علی کے سہرے گاؤ
محبوبِ رب	آیا آؤ
کہہ دے نبیؐ سا اور نہ کوئی	عہدِ نبیؐ سا دور نہ کوئی
ہم جیسوں کو سینے لگایا	شاہ و گدا کا مان بڑھایا
ابِ رحمت چھایا آؤ	محبوبِ رب آیا آؤ
نورِ نبیؐ آدم سے پہلے	اول ہے خاتم سے پہلے
گردِ طوفانی محور گھومیں	قدسی روضہ جالی چومیں
ماہ و نجم میں تیری دھومیں	شمس کہے قدموں میں ہوں میں
مومن کا سرمایہ آؤ	محبوبِ رب آیا آؤ
نورِ نبیؐ آدم سے پہلے	اول ہے خاتم سے پہلے
آقاؐ تیرا قطب ستارہ	جبرائیل کے دم سے پہلے
آیا قطب ستارہ آؤ	محبوبِ رب آیا آؤ
جانِ نظر متبسم رونے	غم کو مسرت بخشی تو نے
دو عالم کے شاہا تیرے	شاہی لگی قدموں کو چھونے
غیروں سے بھی شفقت برتی	غربت جس کا دم ہے بھرتی
عبداللہؐ کا جایا آؤ	محبوبِ رب آیا آؤ
لے کے نظامی جھولی خالی	شاہ کھڑے ہیں بن کے سوالی
شاہ و گدا پہ رحمت کرتا	آیا دو عالم کا والی

صل علی کے سہرے گاؤ جشن عید میلاد مناؤ

صل علی کے سہرے گاؤ جشن عید میلاد مناؤ
کملی والا آیا آؤ جشن مناؤ

بارہ ربیع الاول کا دن خوشیوں والا
عبدالمطلب کے گھر آیا نور اُجالا

ماہ منور نبی سرور جس کے در سے
مانگنے آیا صدیوں پہلے طور اُجالا

مشتِ نبی میں کلمہ پڑھنے والے پتھر
کرنے والا دل کی ظلمت دور اُجالا

آتش کدہ بھی سرد ہے کسریٰ بھی گرد ہے
ضربِ ظہورِ مصطفیٰ حیران کرد ہے

عرش فرش پہ جبرائیلؑ نے جھنڈے بانٹے
سارا سال خدا نے جگ میں بیٹے بانٹے

دی انبیاء نے آمنہ بی بی کو مبارک
حوروں نے کہا بھیجا ہمیں اللہ تبارک

جھکے ہیں ادب سے شجر بھی حجر بھی
تو آئینہ نورِ خدا بھی بشر بھی

نظامی ترا وصل کی بھیک مانگے
یہاں بھی وہاں بھی ادھر بھی ادھر بھی

نورِ باہم جدا عرش پر مصطفیٰؐ

منتظر ہے خدا عرش پر مصطفیٰؐ
لب ہے کا نور کا نیند میں چھو کے پا
منتظر ہے خدا عرش پر مصطفیٰؐ

نورِ باہم جدا عرش پر مصطفیٰؐ
بھیجا جبریل کو نورِ قندیل کو
جا کے ان کو جگا یہ خدا نے کہا

نوشہ براق پر سدرہ مشتاق ہے
قربت مصطفیٰؐ رشک عشاق ہے

دیکھ رب کی لگن مصطفیٰؐ کی پھین
نورِ محو سفر ساتھ میں طاق ہے

ساتھ نعلین کے عرش پر رکھ کے پا
کعبہ قوسین بھی محو حمد و ثناء

سدرہ سے مصطفیٰؐ جانب عرش آ
آئینہ رو کہے آئینہ آئینہ

شافعی حشر سے عہد ہے جاوداں
میر مجلس ہے شمع ہے تو بے دھواں
مقتدی انبیاء تو امام نبیؐ

رحمت دو جہاں بخشا امت کو ہاں
باطن و ظاہری اول و آخری
افصیٰ ہے محو صد احترام نبیؐ

کبھی وہ دن بھی آئے گا

کبھی وہ دن بھی آئے گا مدینے میں بھی جاؤں گا
درِ سرکار پہ جا کے خوشی میں بھی مناؤں گا

میرے بھی نام آئے گا کوئی نامہ مدینے سے
میں نامہ بر سے لے کے وہ جہاں بھر کو دکھاؤں گا

عجم کر رشک جھومیں گے کہ عارض اشک چومیں گے
سنہری نوری جالی سے میں جب آنکھیں لگاؤں گا

جہاں دل بات کرتے ہوں کہ آنسو نعت کہتے ہوں
وہاں کیسے زباں سے میں انہیں نعتیں سناؤں گا

کہیں چشم زدن کا فاصلہ نہ بیچ میں آئے
پس جالی ترے روضے سے نہ نظریں ہٹاؤں گا

نہیں تابِ سخن میری اگر بہ جنبش ابرو
نظامی حال پوچھا تو انہیں کیسے بتاؤں گا

مدینے کے والی مری جان تیری

مدینے کے والی مری جان تیری تمام انبیاء میں الگ شان تیری

تری نذر اہل حرم نعت کرتے تھکیں نہ کبھی ہم تری بات کرتے
درووں کی نعمت رواں ابر رحمت گزر جائے نہ یاد برسات کرتے
مجت چڑھے آقا پروان تیری تمام انبیاء میں الگ شان تیری

مرا اسم شیریں ہے وردِ محمدؐ طوافِ محبت ہے گردِ محمدؐ
فراقِ نبیؐ میں خدا شکلِ اکبرؐ حسینؑ ابنِ حیدرؑ کو پھر دے محمدؐ
ثناء آقا کرتا ہے قرآن تیری تمام انبیاء میں الگ شان تیری

چھٹے ابر غم کے ترے دم قدم سے ملی ہر مسرت ترے ہی کرم سے
ترے ہی اجالے مرے کملی والے کہ وابستہ صبح ہے تیرے حرم سے
سفر ابنِ آدم کا پہچان تیری کہ مرہون منت ہے انسان تیری

تیرا نور آدم کی پیشانی میں ہے ہوا حکم سجدہ مہربانی میں ہے
کرم ہو یتیموں کے والی کرم ہو کہ ہر آج مسکین پریشانی میں ہے
کہ امت رعایا ہے سلطان تیری تمام انبیاء میں الگ شان تیری

نبیوں کے سلطان کے صدقے

نبیوں کے سلطان کے صدقے امت پر احسان کے صدقے
 عرشِ معلیٰ جانے والے تیری اونچی شان کے صدقے
 کاسہ لیس مقدر بھر دے آل کا صدقہ جان در دے

وار رہا ہے کب سے آنسو دل کو اجرِ چشم تر دے
 جاؤں تیرے دان کے صدقے امت پر احسان کے صدقے

موسیٰ غش میں طور سراپا تو آئینہ نور سراپا
 تیرا ہی عالم میں جلوہ ہائے قرب و دور سراپا

نبیوں کے سلطان کے صدقے
چپ ہے حسب سابق قرآن
نوکِ سناں پہ ناطق قرآن
نبیوں کے سلطان کے صدقے

قدیل ایمان کے صدقے
حق گو حق خوانِ حق قرآن
پا کے شہادت کرتا تلاوت
قرآن جانِ جان کے صدقے

دردِ رب کا کلام جس پر
خدا کا قاصد غلام جس پر
نبیوں کے سلطان کے صدقے

نبی بھی بھیجیں سلام جس پر
یہ آ رہا ہے وہ جا رہا ہے
اہل درد زبان کے صدقے

برسے مسرت اہل غم پر
شافعی عالم تیرے دم پر
نبیوں کے سلطان کے صدقے
جب آئیں گے آقا میرے
فرمائیں گے آقا میرے
نبیوں کے سلطان کے صدقے

رحم و کرم کی بارش ہم پر
خود کو بہشتی کہہ سکتے ہیں
امت پر احسان کے صدقے
قبر منور ہو جائے گی
میرا ہے یہ میرا نظامی
آقا کے فرمان کے صدقے

نظامی سبز گنبد کے نظارے یاد آتے ہیں

نظامی سبز گنبد کے نظارے یاد آتے ہیں
جہان بے توازن کے سہارے یاد آتے ہیں

سمندر نور کا جلوؤں کے دھارے یاد آتے ہیں
دلوں کے آنسوؤں میں ڈھلتے پارے یاد آتے ہیں

سینیں آقا مری بولی بھریں ہر نین کی جھولی
مہر بہ لب ادب کے سب قرینے یاد آتے ہیں

کریں ہر آرزو پوری مٹے فرقت میں ہر دوری
ترے انوار کی بارش مہینے یاد آتے ہیں

علاجِ دُوری کرتے ہیں سلامی نُوری کرتے ہیں
دیارِ نور کی منزل سفینے یاد آتے ہیں

ترے دربار میں جا کر مرادیں پوری کرتے ہیں
تحائف جو دیئے میرے نبیؐ نے یاد آتے ہیں

نظارے سبز گنبد کے

نظارے سبز گنبد کے منارے سبز گنبد کے
 اتر آتے ہیں آنکھوں میں ستارے سبز گنبد کے
 صدف دے جائیں گے موتی یہ دھارے سبز گنبد کے

کہیں عرضی پس جالی سوالی سبز گنبد کے
 ملے صدقہ محمدؐ کا اٹنے والی سبز گنبد کے

مٹے فرقت ملے قربت مکین سبز گنبد سے
 سین احمدؐ ملیں بے حد خزینے سبز گنبد سے
 دلوں کے ہو گئے روشن مدینے سبز گنبد سے

تو سلطان میں رعایا ہوں ترے روضے پہ آیا ہوں
 سلگتا یاد میں تیری چراغ درد لایا ہوں

نوازش وصل کی کر دے فراقی جھولیاں بھر دے

ابھرتے ڈوبتے عاشق کنارے سبز گنبد کے
 نظامی کو ملیں پھر سے نظارے سبز گنبد کے

خدا کے سارے خزانے تیرے

خدا کے سارے خزانے تیرے
 امام تیرے زمانے تیرے
 حبیب سرور جہان پرور
 جبین و در آستانے تیرے

دراز زلفوں میں بل رہے ہیں
 ترے ہی ٹکڑوں پہ پل رہے ہیں
 بس اک جھلک مصطفیٰ خدارا
 دلوں کے پارے مچل رہے ہیں

مقام محمودؑ پر کھڑا ہے
خدا کے قرآن میں پڑھا ہے
چراغ سورج کہ جبلِ رحمت
پہ آج شمس الضحیٰ چڑھا ہے

ہر سو رحمت کے سائے ہیں
رحمتِ عالم جو آئے ہیں
قبر میں احمدؑ جب آئیں گے
صلِ علیؑ پڑھتا پائیں گے

میرا نظامی دیوانہ ہے
رحمتِ عالم فرمائیں گے

مُزْمَلِ بے شمار تیری

مُزْمَلِ بے شمار تیری بہار پرور بہار تیری
 امام نبیوں کے مقتدی ہے قطار اندر قطار تیری
 ضیائے رخ پہ دراز گیسو بنائے لیل و نہار تیری

نبیٰ کی مسجد کا مٹی گارا نظامی جسمِ طہور ہوتا
 میں چومتا لمس جان پرور سراپا کیف و سرور ہوتا
 مری بھی مجبوری دور ہوتی مجھے بھی فیضان نور ہوتا
 بلاتے آقا مجھے مدینہ مہرباں ربِ غفور ہوتا
 غریب ہو یا کہ بخت شاہی ملی ہے خیرات بارگاہی

طیبہ میں بلایا آقا نے

طیبہ میں بلایا آقا نے
محبوب کرم دیدار حرم
قربت میں بٹھایا آقا نے
حج بھی کروایا آقا نے

طیبہ کی طرف چلے
موسم ہے زیارت کا
مہکے ہوئے رستے ہیں
گل دیکھ کے ہنستے ہیں

طیبہ کا سفینہ ہے
دھڑکن ہے قصیدہ گو
ہر اشک نگینہ ہے
دل نعت کا سینہ ہے
پہلے سے مدینہ ہے
چلوؤں کا خزانہ ہے
آنکھوں میں پس جالی

انساں نوری ناری
شاہوں کا ترے در پر
اک جم غفیراں ہے
انداز فقیراں ہے

ہر بارِ ندامت کو
آقا نے نظامی کو
رحمت سے ہٹایا ہے
سینے سے لگایا ہے

مدینے کے راہی مجھے دے دعا ہی

دل مضطرب کے ہیں آنسو گواہی

مدینے کے راہی مجھے دے دعا ہی

کہوں کیا جو، اب حال تیرے بنا ہے
جدائی کے دن شب ستارہ گنا ہے
مدینے کے راہی مجھے دے دعا ہی

درِ سنگ پر آس ہے کہ جتا ہے
نہیں ہے افاقہ سنیں میرے آقا
نظامی کرے کیا مری بے نوا ہی

ابھی چشم ارماں کا خالی سبو ہے
درِ مصطفیٰ پہ سوالی وضو ہے
مدینہ ہے منزل ملے راستہ ہی

گریباں جنوں کا جگر بے رفو ہے
صبا چومتی در نمازی گل تر
سنیں وہ خدارا کوئی واسطہ ہی

علاج تمنا مجھے کیا پتہ ہے
حرم سے حرم کا حرم مانگتا ہے
دل مضطرب کی ہے آنسو گواہی

مری کیا خطا ہے جو فرقت عطا ہے
یہ برسائی آنسو کرم مانگتا ہے
نہیں کوئی چارہ ترے ماسوا ہی

ستاروں سے آنگن کو بھرتی رہے گی
کہاں تک ترستی یہ دھرتی رہے گی
کرم کر گئی رحمت بے پناہی
ہلالِ نظر عید پوری ہوئی ہے

مری آنکھ تسبیح کرتی رہے گی
رواں ابر رحمت کو اذن کرم دے
ہوا جرم ثابت نہ مجرم بنا ہی
مری چاہت دید پوری ہوئی ہے

سر یاد کرنے در یاد کرے

سر یاد کرے در یاد کرے آقا چشم تر یاد کرے
 خاکِ طیبہ جالی چوموں دہلیز قدم والی چوموں
 بڑھتا جائے دل کا گھاؤ گرداب میں ہوں آقا آؤ
 ناؤ کا مقدر یاد کرے
 آقا تیرا روضہ دیکھوں طیبہ گنبد خضریٰ دیکھوں
 سرکار کو بے نہ یاد کرے
 قصیدوں پہ طعنے عقیدوں پہ طعنے
 ملے ہیں بہت سے گلے ہیں بہت سے
 اسی آس پر ہوں بہار نظر ہوں
 مدینے کے راہی ترا ہم سفر ہوں
 ترے آستان پر کئی ہو کے آئے
 لگے پاؤں چھونے مرے رو کے سائے

رہِ شام عابدِ اسیراں کا سگ ہوں
 نظامی ہوں اولادِ میراں کا سگ ہوں

سلام اُن سے کہنا ارے جانے والے

سلام اُن سے کہنا ارے جانے والے
انہیں جا کے کہنا ترا جو بھی ہے نا
مرا خالی دامن بھرے جانے والے
کرے آہ و زاری کرے، جانے والے

کرم بارگاہی بنا آب ماہی
بدن سوختہ ہے جگر کوفتہ ہے
کرے چارہ گر بے قراری کا چارہ
لڑی آنسوؤں کی ہے دل پارہ پارہ
مرا کون ہے اب تمہارے علاوہ
کھلاؤں مٹھائی ہو جن یا ملک وہ
دکھائے جھلک وہ زمیں تا فلک وہ

عاصیو نہ کرو غم گسار آ گیا

عاصیو نہ کرو غم گسار آ گیا
جس کے آنے سے آتش کدے بجھ گئے

مصطفیٰ بن کے جان بہار آ گیا
بے قراروں کے دل کو قرار آ گیا

عید میلاد ہے ہر کوئی شاد ہے
سر پہ تاج شفاعت ہمارے ہے
قلب سیماب راحت ہمارے لیے
کرتا ہر سو کرم تاجدار آ گیا

وہ بھی خوش جو ابھی بعد در بعد ہے
ظلمتوں میں صباحت ہمارے لیے
مخزن نور ساعت ہمارے لیے
عاصیو نہ کرو غم گسار آ گیا

یہ جو قرآن ہے رب کا فرمان ہے
دوزخی جنتی کفر و ایمان ہے

سب کا مختار کل میرا ذیشان ہے
اور حب علیؑ اس کی میزان ہے

اونچا شملہ نبوت کا سر پہ ترے
رحم کا سائباں حشر کا ہے سماں
کرنے رحمت بحر بے کنار آ گیا

لے کے امت نبی آئے در پہ ترے
آ شفیع زماں منتظر ہے جہاں
مصطفیٰ بن کے جان بہار آ گیا

اسماعیلی لہو ابراہیمی دعا

والہیٰ دو جہاں کوئی تجھ سا کہاں تو وہ مہمان جس کا خدا میزباں تو ہے سلطان سلطانوں کا جانِ جاں	اسماعیلی لہو ابراہیمی دعا تو قدم رنجہ عرشِ علا پہ ہوا مرتضیٰ احمدِ مجتبیٰ مصطفیٰ
بے سہاروں یتیموں کو پہچان دی ڈال مردہ تمدن میں پھر جان دی	قلبِ محزون کو تو نے مسکان دی تو نے طبقات کو مسترد کر دیا
شکریہ دست بستہ عنایات کا ہے عطا آپ کی منزل و رہگزر	تو ہے بانی نظامِ مساوات کا آپ نے ہر خطا سے کیا درگزر
جلسہ نوری علم عشقِ قربان ہے دل کی دھڑکنِ قصیدہٴ ذیشان ہے	لاج رکھنا میری آپ پر مان ہے تیرے میلاد میں عالم شاد میں
منظرِ محترم ہے تیرا ساقیا ہر بشر پہ کرم ہے تیرا ساقیا	روضہ جانِ حرم ہے ترا ساقیا تن پہ احرام ہے وصل کا جام ہے

ارضِ حجاز کے

ارضِ حجاز کے راہبو زائر و
نکتہ پرور نبیؐ کے حسین دائرو

کہنا ان کے تئیں در کو تر سے جبیں
مجھ سے صرفِ نظر کیا میں ان کا نہیں
مستحق ہوں مجھے وصل کی بھیک دے
جلوہ گاہِ نظر دور و نزدیک دے

مادرِ کہکشاں چشم لبریز ہے
آہِ فرقہ ابھی صبر آمیز ہے

محوِ فریاد ہوں غم گسار ازل
ہجر میں زندگی انتظار اجل

سب کے رُوحِ رواں تو کہاں میں کہاں
تیرے مرہون ہے ہر جہیں آستان
میں نظامی تیرا زور ہے کیا مرا
آرزو ہے کہوں حالِ دل مصطفیٰؐ

نورِ عرشِ علا رازِ مخفی کھلا

نورِ عرشِ علا رازِ مخفی کھلا
نورِ انوار کے آئینے میں ڈھلا

حُسنِ تخلیق پر اپنی تفریق پر
خالقِ دو جہاں ہو کے مسحور ہاں

پر توے جاوداں جائے قربانِ جاں
نوریوں نے کہا خالقِ بے بہا

آدمی نہ بنا شرِّ تکبر، انا
جلدبازی میں گویا گیا ہے جنا

امن سے بے بہر جنگ سے آشنا
آپ اپنے لیے خود ہے دارِ فنا

تم نہیں جانتے سن کے رب نے کہا
میں محمدؐ کو بھیجوں گا بعد انبیاء

سامنے جس کے سورج لگے گا دیا

قدسیو مومنو رب کا فرمان ہے
کرنا خود پہ درودوں کا احسان ہے
پڑھتا زب بھی درودوں کو ہر آن ہے
صدقے محبوبؐ بخشوں گا فرمان ہے

بخشش اُمت کو سجدہ رات دن
 شافی ء محشر خدا راضی ہوا
 خوف کیا منکر نکیروں کا مجھے
 نعت سے نور ہدیٰ راضی ہوا

چوم آنکھوں سے اسمِ احمدؐ

چوم آنکھوں سے اسمِ احمدؐ
 گر ہو نہ کرم تو پھر کہنا

پڑھ انؐ پہ درود پاک ، ترا
 رکھیں نہ بھرم تو پھر کہنا

پڑھ کلمہ سچے دل سے ملے
 نہ باغِ ارم تو پھر کہنا

تو رابعہ بصری بن تو سہی
ڈھونڈے نہ حرم تو پھر کہنا

کرم ہو گا پل نہ سفینے میں گزرے
اگر ماہِ رمضان مدینے میں گزرے

صبا نے پسینے کی خیرات مانگی
مہکتے ہوئے جو پسینے میں گزرے

قطبِ غوثِ ابدال آنکھوں میں آنسو
لیے یاد آقا کی سینے میں گزرے

نظامی اگر میرا ساقی ہو آقا
میری زندگی ساری پینے میں گزرے

کبھی رد کرے نبیؐ نہ

کبھی رد کرے نبیؐ نہ مری آرزو مدینہ
 ساتی ترے کرم سے رہوں تشنہ لب کبھی نہ
 مہکیں ہوائیں چھو کے آقاؐ ترا پسینہ
 بہنے سے آنکھ میری فرقت میں رہ سکی نہ

نظر ایاز کرتی ہے

نظر ایاز کرتی ہے غلامی ناز کرتی ہے
 تری رحمت گناہوں کو نظر انداز کرتی ہے
 ادا انجامِ جامیؒ کی مجھے آغاز کرتی ہے

دھڑکتی یادیں

دیں	رُلا	مجھے	یادیں		دھڑکتی
دیں	بلا	انہیں	میں	کہوں	کسے
دیں	بھلا	غم	آقا		بلائیں
دیں	کھلا	در	نعتیں		سناؤں
دیں	مثلا	نپہ	مصرعہ		عطائی

جاگے نصیب میرے

میرے	قریب	آقا	میرے	نصیب	جاگے
میرے	طیب	گھر	آیا	مرض	انعام
ہونے	لگی	برسات	رحمت	اذان	سن کر
رونے	لگی	ہے نعت	دل	خوشی	قاصد سے

رسائی ان تک نصیب کی ہے

رسائی ان تک نصیب کی ہے
 سفر کا مژدہ سنا ہے جب سے
 مریضِ فرقت علاجِ قربت
 اثر رہے گا سماعتوں پہ
 جہادِ اکبرِ نفس سے لڑنا
 کسی نے پوچھا نظامی چٹھی

عطا یہ میرے حبیب کی ہے
 عجیب حالتِ غریب کی ہے
 یہ نبضِ دستِ طبیب کی ہے
 زباں جو میرے خطیب کی ہے
 توقعِ فتحِ قریب کی ہے
 کہا دیارِ حبیب کی ہے

کرم کی دھرتی حرم کی دھرتی

کرم کی دھرتی حرم کی دھرتی
 عجب ہے بحرِ کریم جس میں

جہاں پہ ڈوبا نصیب ابھرے
 سفینہ بن کے غریب ابھرے

لئے دل میں فرمانِ رب بڑھ رہی ہے
 کبھی صبرِ غالبِ مقامِ کرم پر

حرم کو جبینِ ادب بڑھ رہی ہے
 کبھی کشمکش میں طلب بڑھ رہی ہے

خوشی پروتا ہی جا رہا ہوں
 مسامِ جاں میں درود پڑھتا

قریب ہوتا ہی جا رہا ہوں
 ادب سموتا ہی جا رہا ہوں

غمِ فرقت کا کافور ہوا

غمِ فرقت کا کافور ہوا دمِ قربت کا مسرور ہوا
 آنگن کا مقدر جاگ اٹھا روشن جو چراغِ نور ہوا
 سرکار نے کی حاجت پوری طیبہ کا سفر منظور ہوا

وصال ہوں کہ فراقِ رنگ ہوں

وصال ہوں کہ فراقِ رنگ ہوں کہوں ابھی کیا کہ آپ دنگ ہوں
 نظامی سے بے نیاز نہ ہو جو سنگ تیرے میں ان کے سنگ ہوں

عاشقِ دارِ دستور چڑھے

عاشقِ دارِ دستور چڑھے سولی پہ کئی منصور چڑھے
 تو دستِ زلیخا تو یوسف ہتھے تیرے مجبور چڑھے

تلوؤں سے لبِ کافور نے پی

تلوؤں سے لبِ کافور نے پی چلمن سے کلیم طور نے پی
 آہوں کی صراحی سے ڈھلتی شب نے یومِ عاشور نے پی
 پیتا ہوں نظامی جس در سے شمس بلھے منصور نے پی

خدا ہی تعریف جاں کرے گا

بجز خدا جو بیاں کرے گا	خدا ہی تعریف جاں کرے گا
شعور نذرِ زباں کرے گا	گمان ہو گا گماں کرے گا
احاطہ کیسے گماں کرے گا	محیط وہم و گماں کا بولو
اجالا کیسے دھواں کرے گا	نکل کے شمع کی روشنی سے

جو خود ہے محتاج بحر و خور وہ

سخن کیا ابر رواں کرے گا	جو خود ہے محتاج بحر و خور وہ
شرح تو جا کے جہاں کرے گا	وہاں سے آگے جہانِ عظمت
میں شمسِ عالم ترا دیا سا	کرم نظامی پہ انبیاء سا

نظر پہ ظاہر ہے حال تیرا

نظر پہ ظاہر ہے حال تیرا
 طویل نسلوں کے سلسلے کو
 چھپا ہے باطن کمال تیرا
 رہا مکمل خیال تیرا
 ہوا نہ شعر و سخن میں پورا
 کسی سے باب جمال تیرا
 مثال کیا دوں کہ ہے خدا کا
 جو آئینہ بے مثال تیرا
 بروز محشر خدا ہی جانے
 یہ حشر ہے یا جلال تیرا
 نظامی آقا کا معجزہ ہے
 ہوا نہ بیکا جو بال تیرا

شرح نبی کی ہے کس کے بس میں
 ازل سے لے کے بروز محشر
 نہ آب و گل میں نہ ذی نفس میں
 نہ اس برس میں نہ اس برس میں

خدا ہے راز قدیم تیرا

خدا ہے راز قدیم تیرا
 قسم خدا کی مقام و رتبے
 الگ مقامِ علیم تیرا
 میں معترف ہے کلیم تیرا
 خدا مہرباں نظامی تجھ پہ
 نبی روف و رحیم تیرا

الف سے میم ہونا تھا

الف سے میم ہونا تھا
 حسین ابن علی اکبر
 اسے تقسیم ہونا تھا
 جگر دو نیم ہونا تھا
 رے تعظیم ہونا تھا
 مقدم نور سے آدم

لذت آشنا کرنے ڈالے فنا

لذت آشنا کر نہ ڈالے فنا
یاد میں ہر گھڑی محو حمد و ثناء
مضطرب کہکشاں
نم کا تارہ ہوں میں
ہجر میں دل ہے یا
پارہ پارہ ہوں میں
آنسوؤں میں چھپے دل کے حالات ہیں
آنسوؤں میں چھپے دل کے حالات ہیں
جانتے وہ مرے سب خیالات ہیں
لے جا دشت حرم بادِ موج کرم
صدیوں سے منتظر میرے ذرات ہیں
انبیاء میں الگ پور کے رنگ ہیں
انبیاء میں الگ پور کے رنگ ہیں
شجر طیبہ کہیں طور کے رنگ ہیں
تابش مصطفیٰ آئینے میں خدا
کعبہ قوسین میں نور کے رنگ ہیں
چشم افکار کے زاویے دنگ ہیں

نظروں سے گرے کو تھام علیؑ

نظروں سے گرے کو تھام علیؑ
ہر مشکل کا حل نام علیؑ

دل بندے کا نگری اس کی
گلیوں میں بلند و بام علیؑ

بنتا ہے ولی صد حرف جلی
مانے جو ترے احکام علیؑ

لبریز کلی ہے خوشبو سے
چھو کر بادِ احرام علیؑ

دیتا ہے نظامی حل کر کے
ہر مشکل میں انعام علیؑ

تیرا ہی کرم مولودِ حرم
شمعِ روشن الہام علیؑ

برکت سے تری وردِ حیدر
دشمن ہو مرا ناکام علیؑ

فریاد رساں آنسو رقصاں
سُن میرا بھی پیغام علیؑ

نعرہ زن خون نظامی کا
بخشنے نسلوں کو جام علیؑ

آئینہ برو برو درمیانِ خدا

آئینہ رو برو درمیانِ خدا
عرش پر جلوہ گر کعبہِ قوسین تو

آ مدد کو مری میرے مولا علیؑ
شوہرِ فاطمہؑ پدرِ حسنینؑ تو

تو ہے مشکل کشا مشکلوں میں ہوں میں
راہِ پر خار پا آبلوں میں ہوں میں
گردشوں کے کئی مرحلوں میں ہوں میں

کس سے مانگوں کرم دل نے بولا علیؑ
آ مدد کو مری میرے مولا علیؑ

فقر، فخرِ نبیؐ تو نبیؐ کا وصیؑ
بجائے تاجِ ولایت ہے سر پہ تیرے

تو ہے شاہِ نجفؑ جاؤں میں کس طرف

سوچ کی کونج لائی ہے در پہ تیرے
وقت شہباز ہے میں مولا علیؑ

آمد کو مری میرے مولا علیؑ
فاتح خیر قوت حیدریؑ

تو ہے حاجت روا میرے شیر خدا
مشکلیں دور کر میرے مشکل کشا

ہے نبیؐ پاک کا یہ مقولہ علیؑ
آمد کو مری میرے مولا علیؑ

تو کرم اللہ وجہ ہے دست خدا
اہتمامِ جہاں بندوبستِ خدا

صدقہء پنجتنی کر مجھے بھی غنی
سگ گلی کا قلندر ہے مستِ خدا

گر و افلاس کا ہوں بگولہ علیؑ
تیرا گرویدہ ہوں غم میں تردیدہ ہوں

عظمت مرتضیٰؑ تیرا فہمیدہ ہوں
میں قصیدہ ہوں آلِ نبیؐ پاک کا

تیری اولاد کا عشق بولا علیؑ
آمد کو مری میرے مولا علیؑ

خوف منکر نکیروں کا جاتا رہے
لکھ نظامی کفن پر گدائے علیؑ

آب و گل سے ہوں میں تیرا دل سے ہوں میں
قلب تارک میں آ ضیائے علیؑ

جانِ نجم سحرِ ٹال مجھ سے قہر
تو بحر میں لہر تو ہے اولیٰ علیؑ
آمد کو مری میرے مولا علیؑ

تو سخی تو غنی لقب و القاب تو

تو سخی تو غنی لقب و القاب تو
میرے مشکل کشا خوب تیری ادا
گھر خدا کے ولادت ہوئی ہے تری

جو نبیؐ کو ملا ارمغانِ خدا
جوشِ کردار بھی تو ستر پوش بھی
سننا کہنا عبادت ہے نامِ علیؑ

عبادت کرا دینے والی محبت
سخی ہے علیؑ تو سوالی محبت
کروں یاد خیر شکن کی شجاعت

علمِ شہرِ نبیؐ شہر کا باب تو
اپنی سرکار میں وقف آداب تو
گھر خدا کے شہادت ہوئی ہے تری

وہ نبیؐ سے ملا درمیانِ خدا
بت شکن چومتا ہر قدم دوش بھی
دیکھتے رہنا چہرے کو خاموش بھی

علیؑ پاک کی ہے نرالی محبت
نہیں ہونے دیتی ملالی محبت
عطا ہو مجھے لازوالی محبت

کہتا ہے نبیؐ مولا
میں جس کا علیؑ مولا
گھر آئیں نظامی کے
تو مہکے گلی مولا

نام لیوا علیؑ کا ولی ہے سنو

نام لیوا علیؑ کا ولی ہے سنو
وہ ہے مشکل کشا جس کے اذکار سے
دولتِ عشق حاصل کرو منکرو
جس کا احمدؑ ہے مولا علیؑ ہے سنو
ہر نگر دل معطر گلی ہے سنو
بات کرتا نظامی بھلی ہے سنو

دل ہے ظلمت کدہ ہو عطارِ روشنی
تیرگی شام کی شکل الہام کی
حشر کے دن نظامی پہ سایہ کرے
مر تفضی احمدؑ مجتبیٰؑ روشنی
چشمِ عشاقِ مشکل کشا روشنی
ذکرِ مولا علیؑ مر تفضیؑ روشنی

یاد حیدر کو میرے نبیؐ نے کیا

یاد حیدرؑ کو میرے نبیؐ نے کیا
آستان و جبیں مل کے ذکرِ علیؑ
قلم و قرطاس حرفِ جلی نے کیا
مکتبِ عشق میں عالمِ زرق میں
ذکرِ حیدر قلندر ولی نے کیا
شہرِ گاؤں نگر ہر گلی نے کیا
مطمین قلب نے بے کلی نے کیا
تذکرہ خود علیؑ کا علیؑ نے کیا

درشان پاک بی بی پاک سیدہ فاطمۃ الزہرہؑ

تو مصطفیٰؐ کا پھول ہے	نبیؐ کا ہر اصول ہے
تو فاطمہؑ بتوں ہے	تو بنتِ رسولؐ ہے
سورج حیا کرے ترا	اے سیدہ اے طاہرہؑ
سجدہ ہے رات بھر ترا	اے سیدہ اے عابدہؑ
رکھا خدا نے نام ہے	بیٹی اسیرِ شام ہے
حسنینؑ گلِ زینبؑ کلی	شوہر ترا حیدرِ علیؑ
غم کربلا کی دُھول ہے	تو بنتِ رسولؐ ہے
روح الامیں نوکر ترا	سب ساقی کوثر ترا
حکمِ نبیؐ سے دوزخی	دیدہ کرے جو تر ترا
آپؐ خاتونِ جنت ہیں سردار ہیں	بنتِ مصطفیٰؐ جانِ سرکار ہیں
کعبہ تو سین کا صدقہ حسنینؑ کا	طیبہ طاہرہ بنتِ مصطفیٰؐ
تیری اولاد میں ہے غنی درغنی	اور محتاج میں جان پرے بنی
ہے مری التجا بنتِ مصطفیٰؐ	اونچا ابدال سے ہر سگِ پنجبنی

نبی کا نور عین ہے
 نبی کا نور عین ہے
 تو مادرِ حسین ہے

تو شانِ بے مثال ہے
 عروجِ لازوال ہے

تیرا اللہ ہے
 مقامِ یا رسول ہے
 آشنا

تو فاطمہؑ بتول ہے
 تو بنتِ رسول ہے

زینبؑ و شہیرہ
 علیؑ و فاطمہؑ
 نبیؐ سبھی

روحِ وجودِ پاک ہیں
 یعنی درودِ پاک ہیں

سیدہ زاہدہؑ فاطمہؑ شان میں
 لوحِ محفوظ میں پاک قرآن میں

پاک خاوند علی بیٹی زینب کلی

پاک خاوند علی بیٹی زینب کلی
پھول حسنین پسران حیدر علی

جاؤں قربان احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیل پر
حسن تکمیل پر نورِ قندیل پر

ظلم کا خاتمہ نام ہے فاطمہ
تو ہے مخدوم خاتون ہر خادمہ

نام رب نے دیا سید الانبیاء
بولے روح الامیں تیرا ثانی نہیں

ہر طرف سے مبارک کی آئی صدا
مرحبا مصطفیٰ مرحبا مصطفیٰ

امام عالی مقام حسینؑ

امام عالی مقام تیرا سناں پہ زندہ کلام تیرا
 لبوں پہ آہیں نگاہ میں نم دلوں میں ہے احترام تیرا
 درود ہے یا خدا نے بھیجا حضور تیرے سلام تیرا
 ترے ہی دم سے بچا ہوا ہے زمینِ حق پہ نظام تیرا
 کربلا مقل و عین ہے دار ہے
 جھوٹ کے سامنے سچ کا کروار ہے
 کفر خوار و زبوں ظلم ہے سرنگوں
 سر پہ مظلوم کے عرش دستار ہے
 نسل در نسل مہکے گی انسانیت
 خونِ حق سے اگا شجرِ ایثار ہے
 چشمِ تر ہے فلک خون ہے کہ شفق
 دوش پر لاشِ اکبر کی سرکاڑ ہے
 رہنا ثابت قدم دورِ مشقِ ستم
 اے نظامی ترا رب مددگار ہے

درشان امام عالی مقام

حضرت امام حسین علیہ السلام

آنکھوں سے چین بُن لے	ذکرِ حسین سن لے
تنقیدِ بین نہ کر	بغضِ حسین نہ کر
احمد کا پاس کر لے	دلِ حق شناس کر لے
غازی کے قول بازو	انصاف کا ترازو
تیرِ ستم ترازو	اصغر کے حلق میں ہے
پھر شام کا سفر ہے	نوکِ سناں پہ سر ہے
مولا حسین پر ہے	دارو مدار دین کا

کوئی ہے تو نہ شامی چل راہ مستقیم
 آنسو ترا نظامی پرسہ ڈرِ یتیمی
 اے کربلا کے والی غم تیرا بے مثالی
 آنسو خراجِ تحسین کردار ، لازوالی
 ہر بے وطن کا میرے کرب و بلا وطن ہے
 بانی ہے روحِ دیں کا تُو روح کا بدن ہے
 جھولی میں بنِ حسن ہے قاسم کا ٹکڑے تن ہے
 عالم کا بین سن کے میرا اداس من ہے
 شیرِ خدا کا جایا جاں دے کے دیں بچایا
 بھولے نہ حشر تک جو نام ایسا ہے کمایا
 سبزِ قبا حسن کی میت پہ تیرے برے
 قربان میں نظامی طوقِ اسیر پر سے

حضرت سید سخی عباس حسین کاظمی الفاطمی

طواف کرنے جہان آیا جہانِ دل کو قرار آیا
یگانہ ہستی کے در پہ مجھ سا سوالی ہے بے شمار آیا

کر کرم جانِ حرم ابن مولود ہے تو
نور آدم میں ترا بامِ محمود ہے تو
راحتِ دل کا سبب من میں موجود ہے تو
شمعِ بے دُود ہے تو

یار ہو کہ عدد گھات ہے چار سو شاطر زندگی مات ہے چار سو
کثرت و وحدتِ ذات ہے چار سو صورتِ منقبتِ نعت ہے چار سو
تیرے مرہون ہے سلسلہ مہدیہ ہادیا کھول کر رازِ دل کہہ دیا
جب بھی مانگا نظامی سخی نے مجھے تحفہ خیرات کا تہہ در تہہ دیا

☆.....☆☆.....☆

حضرت سید عباس حسین کاظمی الفاطمیؒ

چراغ در یتیم ہے تو عظیم تر سے عظیم ہے تو
 جبین آدم میں نور تیرا ضیائے طور کلیم ہے تو
 ☆.....☆☆.....☆

صراط ہر مستقیم میں تو گلوں میں باد نسیم میں تو
 مقیم دل کے مقیم میں تو جنوں میں عقل سلیم میں تو
 نظامی کے التماس میں تو پریشاں خلقت کی آس میں تو
 بقول اقبال منتظر ہے مجاز کے اس لباس میں تو
 بنام عباس جام ساقی نظر سے گرتے کو تھام ساقی
 بدل مقدر وگرنہ ہو گا ستارہ گردش کے نام ساقی

کہے نظامی بغیر تیرے
 اداس لب دل کلام ساقی

سہرا داتا علی، جویری

داتا کے در پہ آنا
 کرتے ہوئے سخاوت
 ممکن نہیں بتانا
 عالم ترے کرم کا
 دیکھا ہے فیضِ عالم
 چوکھٹ پہ آشیانہ
 مولا علی کا صدقہ
 شہدائے کربلا کی
 جھولی کا پھیل جانا
 داتا کا مسکرانا
 کہتا ہے یہ روانہ
 در پہ جبینِ خم کا
 ہر تارکینِ غم کا
 ممکن نہیں بتانا
 بخشو نبیؐ کا صدقہ
 تشنہ لبی کا صدقہ

داتا ترا خزانہ دو ہاتھ سے لٹانا
 ممکن نہیں بتانا
 صدقہ معین کا دے قطب و فرید کا دے
 خسرو نظام صابر انعام دید کا دے
 ہر عرس پہ بلانا داتا کرم کمانا
 داتا کے در کا کھانا لازم ہے گیت گانا
 بھوکوں کو مفلسوں کو وافر ہے آب و دانہ
 مانگے نظامی تیرا داتا نظر یگانہ
 کیف و سرور دل کا ممکن نہیں بتانا

بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

بامِ عروج پر ہے ذرہ قدم کا تیرے
 تو وہ غنی غنی ہے محتاج دم کا تیرے
 بھرتا ہے خود میں بجلی لوٹا حرم کا تیرے
 آیا ہوں پینے بابا چشمہ کرم کا تیرے
 رحمت کا جہاں چشتی تو پیرِ مغاں چشتی
 تھک جائے نظر نوری روضہ ہے وہاں چشتی

☆.....☆☆.....☆

فرید کا زر خرید ہوں میں

غلامِ بابا فرید ہوں میں فرید کا زر خرید ہوں میں
 بھروں گا جھولی طفیلِ صابرؒ ابھی تو در پہ مزید ہوں میں
 نظامؒ کا دے فریدؒ صدقہ سوالی جائے شمار تیرے
 بلند و بالا مقام پر تو ہوئے کرم بے شمار تیرے

حضور اقدس میں آ رہے ہیں یتیم و مسکین کوئی بیوہ
کسی نے پوچھا بے کون ہے تُو کہا میں بابا کا نام لیوا

غموں کے ماروں کی لاج رکھنا فریدی نعروں کی لاج رکھنا
نظر کا کاسہ کرم سے بھرنا گرنے ستاروں کی لاج رکھنا

لگاتا ہوں میں صدا فریدی کہے زمانہ گدا فریدی

قطب پیر مانگیں ترے در سے بابا کہاں تک مری چشم ترے سے بابا
معافی خطا پر عطا یہ عطا کر کرم تو نہیں دل اگر ترے سے بابا
قدم بوس قدسی نیازِ سلامی جھکیں صابری آ کے در پہ نظامی

قطب الدین کا پیارا تو ہے حق کا خاص نظارہ تو ہے
دھیاروں کا چارہ تو ہے چشم نبیٰ کا تارہ تو ہے

ماں کی شان

حضور اقدس صحابی آیا
عجب مرادِ نصابی لایا

دہلیز جنت کو آقا بوسہ کرنا چاہوں
اس جامِ ارمان کو اپنے پورا کرنا چاہوں

بات بنائیں میری آقا من سے بوجھ اتاریں
آگ بجھے ہونٹوں کی میرے دل میں جھرنا چاہوں

بے شک دیکھوں نہ میں جنت پر خواہش ہے میری
چوموں میں دہلیز جنت ہو نہ اس میں دیری

ماں کے قدموں میں ہے جنت پاک نبیؐ فرمایا
گھر گھر میں دہلیز جنت جنت کا سرمایہ

کملی والے نے فرمایا چھو لے ماں کے پاؤں
ماں کی دعا جنت کی ہوا ہے ماں جنت کی چھاؤں

کہنے لگا رورو کے آقا ماں زندہ اب کب ہے
میری طلب ہو کیسے پوری جان مری برب ہے

فرمایا آقا نے میرے بھیجا یہ سمجھا کر
ماں اپنی کی قبر پہ جا کر چوم لے قدمِ مادر

آقا کا فرمان نظامی اف نہ کر، کر سیوہ
باپو ماں کی خدمت کر کے کھا جنت کا میوہ

سدا باپ ہے نہ سدا ماں رہے گی
اگر اف کیا بے سکوں جاں رہے گی

قدم چومے ماں کے تو رحمت خدا کی
بنی دھوپ میں سائباں ہاں رہے گی

پیر سردار عالم شاہ کی نذر

پیر مرا لہجہاں نظامی
 آئینہ رو یار کروں میں
 صحراؤں میں ساون برسے
 سردار عالم پیر ہے میرا
 قرآنی چہرے کا کرنا
 وصل کا ارماں دل کا درماں
 ہر جا ہر سو تیری خوشبو
 دل میرا ہے کوئے جاناں
 مانگے جدت کیف یکساں
 دیتا ہے غم ٹال نظامی
 تیرا ہی دیدار کروں میں
 خواہش یہ ہر بار کروں میں
 دل زیر تعمیر ہے میرا
 کام ہے کیا تفسیر ہے میرا
 بخش نہ فرقت یاس و حرماں
 گل پہ شبنم ہے یا آنسو
 ہے جس میں جلوہ فرما تو
 پیر منائے موج رقصاں

نظر کا جام دے ساقی
 نبی کا واسطہ دل کو
 یہ گردش تھام دے ساقی
 مرے آرام دے ساقی

رہو بے نگاہے
 نظامی کا کعبہ
 اگر وہ نہ چاہے
 تری بارگاہے

مجھے گردِ راہ نہ کر کہ میں

مجھے گردِ راہ نہ کر کہ میں
تو حرم کی جاں میں طواف میں
ترا آئینہ ترے روبرو
رہا گھومتا تیرے چار سو

تیرے ہجر میں ہوں اداس میں
لب دل قرین قیاس میں
شب غم سیاہ لباس میں
تو ہی تو ہے میرے حواس میں
کہیں انتظار عروس نے ہے
کہے دل نظامی کا مصطفیٰ
کہیں آہٹیں کہیں یاس ہے
مرا چین تیرے ہی پاس ہے

مریضِ دل کا ہے وید کاغذ

مریضِ دل کا ہے وید کاغذ
قدم ہر گلی کا تبسم کلی کا
نوائے عاجز سفید کاغذ
اگر آپ آئیں ذرا مسکرائیں
بہل جائے من آپ کی من چلی کا
گنہ گار زاہد قلندر ولی کا
قیام کی جا جبین چوے
قدم کو چھو کے زمین جھوے
بہا کے آنسو فراق میں دل
طفیل یاد مکین جھوے

جہاں وسیع و عریض تنہا

جہاں وسیع و عریض تنہا
 طبیب یکتا مریض تنہا
 مکین دور و قریب تنہا
 حبیب جانِ رقیب تنہا
 عزیز و احباب رشتے ٹوٹے
 نوردِ صحرا نصیب روٹھے

فراق میں ہوں خزاں رسیدہ
 تہی عمل سے برا ازل سے
 ستارہ آنسو فغانِ دیدہ
 نظر نے پاکیزہ کر دیا ہے
 نگاہ بدلے تو ایک پل سے
 کبھی آ مجاز کے روپ میں
 ایغ یادوں کا بھر دیا ہے
 کبھی کہہ سکوں کبھی سن سکوں
 اسی چھاؤں میں اسی دھوپ میں
 تجھے دل میں ہشتِ خیال سے
 ترا روپ آنکھ سے بن سکوں
 مجھے دے کمال کہ چن سکوں

کرم تیرا سردار عالم کرم ہے

کرم تیرا سردار عالم کرم ہے
 مرا خانہ کعبہ درِ محترم ہے

مرا جج یہاں بھی وہاں بھی یہاں بھی
 خرد بھی جنوں بھی وہم بھی گماں بھی

ترا روپ سورج مرا سائباں بھی
 اسی کا تسلسل ترا آستاں بھی

مرادوں کی ڈولی ترے ساتھ ہولی
 بھرے آستاں پہ سوالی کی جھولی

درِ یار ہے پانچ سو ساٹھ میرا
کہ سردار عالم سے ہے ٹھاٹھ میرا

ترے آستاں پہ ہوئی خم جبیں ہے
جزا حج اکبر سے کم تو نہیں ہے

الگ ہے تو سردار عالم الگ ہے
نظامی تیرے آستانے کا سگ ہے

شمر امیر حسینؑ کا ہے
اسد ضیاء نام چین کا ہے

رقصاں ہے تیرے در پہ	موج رواں	مسرت
دیکھا عروج غم کا	دیکھی جواں	مسرت
جائے نہ در سے خالی	تیرا کوئی	سوالی
کرتا ہوں پیش عرضی	جو آنسوؤں نے	پالی

پیر و مرشد الحاج سید سردار
عالم شاہ گیلانی چشتی نظامی

مے	کدہ	پیر	کا	میں	گدا	پیر	کا
مہرباں	پیر	کا	یہ	جہاں	پیر	کا	کا
منزل	د	رہگزر	اپنا	بیگانہ	پیر	ہر	تر
خندہ	پیشانی	پر	قہقہہ	چشم	پیر	کا	کا
چومتا	ہے	جبیں	آستاں	پیر	پیر	کا	کا
ہر	نفس	مطمئن	ارمغاں	پیر	پیر	کا	کا
تیری	محتاج	ہے	شمع	تقدیر	پیر	کی	کی
دے	نظامی	کو	خیر	تاثیر	پیر	کی	کی
آئینہ	رو	سخی	میں	گدا	پیر	سخی	سخی

کا	پیر	گدا	میں	کا	پیر	کدہ	مئے
کا	پیر	آسرا	آسرا	کا	پیر	کو	جام و
کا	تعبیر	رنگ	رنگ	کا	پیر	ہو	خواب
کا	پیر	دیا	میں	کا	پیر	کی	جگنوؤں
کا	پیر	ساقیا	ساقیا	کا	پیر	دے	واسطہ
کا	پیر	فرد	فرد	کا	پیر	انجمن	انجمن
کا	پیر	درد	درد	کا	پیر	فرقت	داغ
کا	پیر	کام	کام	کا	پیر	درد	تھامنا
کا	پیر	نام	نام	کا	پیر	عشق	آسرا
کا	پیر	کرم	کرم	کا	پیر	حرم	دل
کا	پیر	محترم	محترم	کا	پیر	جان	فیض
کا	پیر	نسال	نسال	کا	پیر	سردار	عرس
کا	پیر	مال	مال	کا	پیر	میرا	مال
کا	پیر	روشنی	روشنی	کا	پیر	نزدیک	دور
کی	پیر	زاد	زاد	کی	پیر	جا	مانگ
تیرگی	راہ						

شجرہ شریف گیلانیہ

خالقِ دو جہاں اپنی تعریف میں کر مجھے سرخرو شجرِ تالیف میں
سجدہ طاری کروں حمدِ باری کروں
تیرے محبوب کی تابع داری کروں

یا محمد درودِ خدا پاک ہے نورِ باہم جدا مصطفیٰ ﷺ پاک ہے
عرشِ زیرِ قدم شاہِ لولاک ہے چومتا نقشِ پا عالمِ خاک ہے

مصطفیٰ کا علی پاک داماد ہے مصطفیٰ ﷺ کا مگر یہ بھی ارشاد ہے
جس کا مولا ہوں میں اس کا مولا علی قوتِ مرتضیٰ قابلِ داد ہے

نانا حسنین کا سید الانبیاء سید الانبیاء کا نواسہ حسن
منتشر نہ ہوئی قوم جس کے سبب امتِ مسلمہ کا اثاثہ حسن

حسن کا وارث حسن ثنی ہے روح دیں کا بدن ثنی
مہک رہا ہے علی کے بن میں حسن کا گلشن چمن ثنی

پیرِ عبداللہ محض کرم ہو فکرِ معاشی خوف نہ غم ہو
ہر سو رنگ و نور کے میلے پاک بہاروں کا موسم ہو

سید پاک موسیٰ الجون دو عالم تیرے ممنون
جوشِ رحمت میں آئے تیری نسلِ پاک کا خون

شاہ عبداللہ ماؤ حضرت موسیٰ ثانی بخش مسرت
ذکر خیر سے خیر و برکت عشقِ نظامی وردِ کثرت

صدقے محمدِ روحی جاؤں لے در سے خوشبو ہی جاؤں
ممکن ہے تو چشمِ تصور مثلِ صبا در چھو ہی جاؤں

یچی زاہدِ شان میں واحد تو ، حدِ امکان میں تاحد
میں تیری عظمت کے صدقے اللہ ہے قرآن میں شاہد

سید عبداللہ الجہلیؒ فیض عطا ہو رب کے بلی
الجھا ہوں میں دامِ خرد میں سلجھاؤں کیا عشقِ پہلی

یا ابوالصالح جنّیؒ پاک محی الدینؒ ہے سنگی
کرتا ہے فریادِ نظامی دور کریں ہر میری تنگی

یا میراں عبدالقادرؒ جی حکم کریں کوئی صادر جی
کر لیں اب افطاری روزہ کہتا ہے شکمِ مادر جی

یا عبدالرزاق عطا ہو جلوۂ براق عطا ہو
عرش معلیٰ جاتے دیکھوں گر چشم آفاق عطا ہو

ابو صالح نصرؒ والے کھڑے ہیں دل کے متوالے
ہٹا دے مکڑیوں جیسے پریشانی کے سب جالے

شمس الدین پسر یسین رہ و منزل چراغ دیں
خدا میری سنے صدقے دعائیں آپ کے آمیں

احمد شاہ سرکار نظر ہو مانوں بیڑہ پار اگر ہو
عرض نظامی کی آنکھوں میں گنبد خضریٰ کا منظر ہو

سید عبدالقادرؒ ثانی بخش نظر سے جام ربانی
بھر دے میری آسن کا کاسہ کر دے فاقہ بات پرانی

یا عبدالرحمنؒ سہارے مانگ رہے ہیں باہو سارے
ہم پر بھی فیضانِ ثانی ہم بھی ہیں حالات کے مارے

حضرت سید پیر حبیبؒ پیر رجبؒ جی آپ طیب
پیر عبداللہ شاہ نجیبؒ فریادی ہے در پہ غریب

پیر محمد شاہ سرکار کر میری پرواہ سرکار

میں کواہو کا بیل عطا ہو
الہ بخش کی شان نرالی
جھولی در پہ تان سواالی
منزل خود آگاہ سرکار
دیتا ہے خیرات مثالی
کر پورے ارمان سواالی

حضرت سید پیر کریم
صدقہ مولا پاک رحیم
کر دو قسمت میں ترمیم
بخشو گل کو باد نسیم

حضرت سید شاہ حضور
سن لیں میری آہ حضور
منزل ہے نہ راہ حضور
فیض ہو عالی جاہ حضور

نور بخش جی بخشو نور
بدلو قسمت کا دستور
میں ہوں فاقہ کش مزدور
تنگی کر دو ساری دور

سید شاہ زمان خزینہ
روشن کر دیں میرا سینہ
قطب زمانی نور نگینہ
دیکھوں میں گھر بیٹھ مدینہ

دولت شاہ بے دولت ہوں
بخش مجھے بھی دولت دل
اے درگاہ بے دولت ہوں
عالی جاہ بے دولت ہوں

پیر معظمؒ دور کرے غم
دیکھوں پھر سے گنبد خضریٰ
گل مانگے سرکار تبسم
ہجر کا پتھر بھاری بھر کم

حضرت سید عالم شاہؒ
عشق نظامی کہتا ہے
عالم نہ ہو بے پرواہ
تو منزل میں تیری راہ

پیر امیر حسینؒ نظر سے
میں بھی پاک مدینے جاؤں
بھرنے والا، جھولی تر سے
تیری سب پہ رحمت بر سے

سردار عالمؒ پیر گیلانی
چہرہ انور روپ نورانی
دے صدقہ شاہ جیلانیؒ
موسم سرما دھوپ سہانی

پیر اسد حسنینؒ پہ واری
پیر ضیاء حسنینؒ کی بانٹے
سر پہ دستار سرداری
بھیک دلوں کو چین کی بانٹے

نظامیؒ عبدالحمیدؒ تیرا
نویدؒ تیرا سعیدؒ تیرا
فریدؒ تیرا وحیدؒ تیرا
کرم ہو بابا فریدؒ تیرا



نور دے رنگ

عبدالحمید نظامی

www.nizamipharma.com

ویندے گئے نہیں نبی تے مرسل آپو اپنے پور دے رنگ
کسراں عشق دکھائے دوروں جو سن رب غفور دے رنگ
اکو جھلکیں طور سی سڑیا ویکھ اوہدے دستور دے رنگ
سوہنے آپ نظامی ویکھے عرش تے جا کے نور دے رنگ

ناشر
اکبر پبلشرز
زینت پبلسٹری
اردو بازار
لاہور

کچھ حق لکھاری دے

ناں کتاب _____ نور دے رنگ

شاعر _____ عبدالحمید نظامی

تیسرا ایڈیشن _____ 01-11-2011

ٹائٹل _____ فرزند علی طاہر

0321-0300-4824580

ہدیہ

پروفیسر محمد رفیق اعظمی

پروفیسر محمد رفیق اعظمی

پروفیسر محمد رفیق اعظمی

پروفیسر محمد رفیق اعظمی

ناشر
اکبر الیاس
زینت سٹریٹ
اردو بازار
لاہور

انتساب

اوس ویلے دے ناں جدوں مینوں طیبہ پاک دی حاضری واسد آیا

میں اپنی ایہہ کتاب ”نور دے رنگ“ اپنے

پیرو مرشد الحاج

سید سردار عالم شاہ گیلانی

چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

تے اوہناں دے سہراں

سید اسد الحسنین گیلانی ایم اے ایل ایل بی

سید ضیاء الحسن گیلانی ایم اے ایل ایل بی

ہوراں دی خدمت وچ انتہائی عقیدت تے محبت نال پیش کرناں

سے جے منظور کرن سرکار

جناں دی نظر کرم نے مینوں عاصی توں نظامی بنایا
 اپنی شاعری نظم تے غزل توں شروع کیتی۔ بلی جن غزلاں تے
 نظماں سن دے تے واہ واہ کر کے مینوں پھلا دیندے۔

میرے مرشد کامل پیر طریقت آقا و مولا الحاج سید سردار عالم شاہ
 گیلانی (جناں دی نظر کرم نے مینوں عاصی توں نظامی بنایا) نے فرمایا سرکار
 دو عالم ﷺ دی نعت لکھیا کرتے اوہناں نوں سنایا کر جے اوہناں ولوں اک
 حرف دی وی منظوری ہوگئی تے گل بن جائے گی۔ اودوں توں میں نعت لکھن
 لگ پیا۔ نعت دی طرز مینوں میرے ماموں صوفی ولی محمد دیندے سن تے
 میں لکھدا ساں

۱۔ تیرے دردی کراں میں وی غلامی یا رسول اللہ

۲۔ سد تو مدینے آقا حیلہ کوئی ہنا کے

نعتاں لکھیاں تے مینوں انج لگا جویں آپ سرکار ﷺ نے مدینے پاک دی
 حاضری لئی سد لیا اے

بس فیر کیہ سی

۳۔ قسم رب دی مینوں نہیں پتا لگا میرا حیلہ وسیلا عجیب ہو یا۔

جدوں آقا ﷺ دی بارگاہ وچ پہنچے۔

سڑے بجر دے سینے ٹھارے مدینے

سرکار دے دردی حاضری توں بعد نعتاں لکھن دی چسی جہی پئے گئی

اودوں اک عجب جہی لذت نظامی دے ملے دل نوں

تیری شانناں چجد میں شعر جوڑاں یا رسول اللہ

تے ہن ساہ ساہ دے وچ سو سو واری کہے نظامی نظم سوہنے دی

ایس سلسلے وچ میرے مرشد پاک دامیرے تے بڑا کرم تے خاص

نظر عنایت ہوئی۔ مرشد پاک دی شان وچ میں جو لکھیا اوہ دوسری کتاب

”مرشد دے سنگ“ وچ پیش کراں گا۔

میرے قبلہ و کعبہ والد صاحب الحاج حاجی حکیم محمد ابراہیم تے والدہ

صاحبہ وی میریاں نعتاں سن کے شاباش دیندے تے فیر میرے حق

دعاواں وی کردے۔ میرے اُتے میرے رب کریم دا بڑا فضل تے کرم اے

کیوں جے میرے مگر میرے بزرگاں دیاں دعاواں نیں تے ایہناں دعاواں

دے صدقے ای اللہ کریم اتھے تے او تھے اپنا خاص فضل و کرم فرمان آمین

(تسیں وی ایہ کتاب پڑھ کے میرے حق دعاواں کرو۔ تاں جے میری بخشش

داسامان بن جائے آمین ثم آمین)

طالب دعا: عبد الحمید نظامی

روحانی پندھ

نعت گوئی ایسی صنعتِ سخن اے جس لئی بندے دے اندروں بچھ و جی ضروری
 اے سرور کونین خاتم المرسلین ﷺ لفظ لکھنا چھوٹی گل نہیں تے نہہ ہی کوئی عام
 تخلیق کار وچ اپنی سکت ہوندی اے کہ ٹھکواتے رجواں ہدیہ عقیدت پیش کر
 سکے ایہہ تے قدرت ولوں بخشئی گئی اک صفت ہندی اے

نعت زور لا کے لکھنا کوئی روحانی، قلبی تے ذہنی تجربہ نہیں اصل گل
 اے ہے کہ تہاڈا روم روم محبت نبوی ﷺ وچ سرشار ہووے تے عقیدت دے
 جذبات بے انت بے کراں ہو کے جاری ہوں

ایہہ وصف عبد الحمید نظامی ہوراں وچ اے اوہناں دی نعت رواں
 ، بے ساختہ، ڈھراندروں نکلی اے تے ایہہ اک ڈھونگا روحانی پندھ اے
 اوہناں دے لفظ وچ طاقت اے ایسے لئی پنجابی ادب کا مان و دیا اے

فخر زمان

چئیر مین ورلڈ پنجابی کانگریس پاکستان

عقیدت دے پھل ”نور دے رنگ“

پنجابی نعت دے مطالعے توں ایہہ حقیقت چائن بھرے دن دی طرح ظاہر ہوندی اے ایس زبان وچ عشق رسول دا اک ٹھاٹھاں ماردا ہو یا سمندر موجود اے۔ پنجاب دی مٹی وچ محبت دا جہڑا بے پناہ عنصر موجود اے ایس نے جدوں شاعری وچ ظہور کیتا تاں نعت و مدحت دے اوہ پھل بوٹے کھلارے جس دی خوشبو نال پورا جگ روشن ہو گیا۔

حضور ﷺ نوں عقیدت دے پھل پیش کرن والیاں وچ اک ناں عبد الحمید نظامی دا وی اے جس نے ”نور دے رنگ“ کھلارے نیں۔ ایس نے اپنی شاعری راہیں عبد الحمید عاصی توں عبد الحمید نظامی تک دا طویل سفر طے کر کے پنجابی نعتاں دا گلدستہ پیش کیتا اے۔ عبد الحمید نظامی عاشق رسول اے، ایس عشق دا اظہار اوہدی ہر نعت وچ جھلک دا اے۔

آپ دا اسم ”محمد“ اے۔ جس دا مطلب اے جہد مسلسل وجہ حمد و ستائش ہووے۔ ایسا کہہدا بشر اے جہڑا آپ دی حمد و ستائش نہ کردا ہووے۔ نظامی تاں ہے ای ”حمید“ اے، ایہہ کیوں کچھے رہ سکدا اے۔

انسانیت آپ ﷺ دے ذکر خیر نال رنگ نور دے چائن حاصل کردی

رہوے گی

تنویر ظہور

ایڈیٹر سہ ماہی ”ساجھان“ لاہور

حضور پر نور ﷺ دے عشق دی مہک

استاد الشعراء قبلہ محترم حافظ محمد حسین حافظ صاحب

”نور دے رنگ“ حمید نظامی ہوراں ولوں پہلا نعتیہ مجموعہ اے تے

ایہ نعتیہ شاہکار پیش کر کے حضور دے دیوانیاں تے مستانیاں تے بہت وڈا

احسان کیتا اے

نظامی ہوراں دی فنی اڑان دنیا نالوں کچھ ہٹ کے دے ایہناں اپنے

کلام نوں عقیدت بھرے لفظاں دا ایسا جاما پوایا اے جنہوں گھٹ

پڑھیا لکھیا وی آسانی نال سمجھ لیندا اے۔ لفظ لفظ وچوں حضور پر نور ﷺ دے

عشق دی مہک اٹھدی اے۔ شعر شعر چوں بھر دی اگ وچ سرن والیاں

دے سینوں سیک نکلد اے۔ مجموعی طور تے نظامی ہوراں دیاں ساریاں

ای نعتاں سرکار مدینہ دی پارگاہ دے اندر صداواں تے التجاواں کرن دا ذریعہ

نیں پوری شاعری نظامی ہوراں دے کمال دی مونہہ بولدی تصویر اے میری

دلی دعا اے کہ ایہ نعتیہ شاعری نظامی ہوراں دی بخشش دے نال نال شہرت دا

آمین ثم آمین

وی وسیلا بنے

حافظ محمد حسین حافظ

حافظ اکیڈمی ناظم آباد فیصل آباد

نظم قدیم اور نظم جدید

عبدالحمید نظامی کی ہمہ جہت شخصیت اور اُن کے نعتیہ مجموعہ ”نور دے رنگ“ کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل اس حقیقت کا اظہار یقیناً اہم ہوگا کہ وہ اردو زبان سے پنجابی یا پنجابی سے اردو تک اور غزل سے نعت یا نعت سے غزل تک کس طرح سے آئے۔ البتہ امر واقعہ یہ ہے کہ حمید نظامی بنیادی طور پر پنجابی کے شاعر ہیں انہوں نے اپنے نعتیہ مجموعے کا نام پنجابی زبان میں ”نور دے رنگ“ رکھا ہے۔

اپنی شاعرانہ صلاحیت کی بنا پر انہوں نے اپنے اس مجموعے میں بجا طور پر قابل رشک اردو نعتیں بھی شامل کی ہیں۔ اُن کے کلام کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ پنجابی زبان کی شاعری پر ان کی گرفت زیادہ مضبوط ہے پنجابی شاعری کے میدان میں انہوں نے ثابت کیا ہے وہ پنجابی ادب و زبان واقعی شاعر ہیں۔ شاعری میں اُن کا اپنا ایک رنگ ہے اس فن میں انہوں نے اپنے کلام میں تصوف اور معرفت کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ قاری کو دربار رسالت ﷺ میں پہنچانے کی کوشش کی ہے پڑھنے اور سننے والا اپنے آپ کو مقرب اور حضوری میں سمجھتا ہے۔ جس طرح قوس قزح اپنی بکھری ہوئی رنگارنگ شعاعوں کے ساتھ ایک وحدت، ایک اکائی بنائی ہے یہی کیفیت نور کی کرنوں میں بھی محسوس کی جاسکتی ہے اس استدلال کے جواز میں اپنی نعت کا ایک شعر پیش کرتا ہوں

اتنے پھیلے ہوئے رنگوں میں جدارنگ تیرا
نقش قرآن کی سورۃ تیری سیرت سے ہوئی

مجموعہ کلام ”نور دے رنگ“ کا عنوان جمال رسالت کے شایان شان
ہے اور اپنے کلام میں یہ رنگ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ۔

بعد از خدا بزرگ قصہ توئی مختصر

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر حمید نظامی نظم قدیم اور نظم جدید کے فن سے
پوری طرح آشنا ہے اور یہ کہنا بھی بجا ہوگا کہ شاعر کو فن عروج پر مکمل عبور حاصل
ہے شاعری کے اسرار و رموز شاعرانہ جذبات خواہ اردو زبان ہو یا پنجابی الفاظ
کی تراکیب ضرب۔ الا مثال محاورات مرکبات وزن پر لانا بھی جانتا ہے
۔ نورث و سلاست اور روانی قافیہ آرائی اور ردائف بندی کی تراکیب کے اعتبار
سے ان کا کلام منفرد اور باوقار ہے۔ شاعر موصوف کے لیے دعا ہے کہ حضور
ﷺ کی نعت گوئی کے صدقے ان پر ہزار ہارحمتموں کا نزول ہو۔ اور نبی پاک
ﷺ کی عطا ہو اور اللہ تعالیٰ اس والہانہ محبت اور موڈت میں اضافہ فرمائے
شاعری کے فن میں روز افزوں مہارت اور شہرت عطا فرمائے
آمین ثم آمین

اسرار زیدی

۵- دھنی رام روڈ نئی انارکلی لاہور ۲۰۰۱-۰۸-۲۸

روشنیاں آدمی دے اندر وجد کر دیاں نہیں

کہڑا شاعر اے جہنے نعت نہیں لکھی۔ کئی شاعراں نے نعت لکھن توں بعد غزل چھڈتی حفیظ تائب اس دی وڈی مثال اے۔ حمید نظامی فطری طور تے نعت گو شاعر اے۔ کنیاں نعتاں تے انج لگدا اے جویں نعت تے غزل دیاں سر خداں مل گئیاں ہون۔ اوہ گداز تے کیفیت والے آدمی نہیں۔ عشق تے عشق رسول وچ فرق نہیں کر دے۔

اوہناں دے شعری مجموعے داناں ”نور دے رنگ“ اے۔ لوکیں سمجھدے نہیں کہ نور دار رنگ اک اے پر حمید نظامی دی شاعری نے دسیا اے کہ نور دے کئی رنگ ہن۔ ہر رنگ اک نور تے نور ہر رنگ وچ اے۔ اوہدی شاعری دل دے ایہناں رنگاں نال سچی ہوئی ہے۔ جہنوں پڑھ کے روشنیاں آدمی دے اندر وجد کر دیاں نہیں۔ اک دیہاتی علاقے بھائی پھیرو دا ایہ شاعر شہراں والیاں توں اگے لنگھ گیا اے۔

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی (کالم نگار روزنامہ ’نوائے وقت‘ لاہور)

پچھلے شاعراں دی یاد

”نور دے رنگ“ نظراں چوں گزری حمید نظامی نے اُچیاں سُچیاں تے سُچیاں سوچاں نوں شعراں وچ ڈھال ویکھایا اے جویں چودھویں رات دے چن دا چانن کھلر جاندا اے۔ واہ جی واہ حمید نظامی دے شعر پڑھ کہ پشلے شاعراں دی یاد تازا ہو گئی اے

استاد شعراء الحاج صوفی اصغر علی اصغر اڈامریڈ والا ضلع فیصل آباد

حُسن ترتیب

نور دے رنگ	رنگ و نور	نور دے رنگ	رنگ و نور
145	33	115	9
147	34	117	11
149	35	119	13
152	37	121	15
154	40	123	18
156	41	125	20
157	42	126	17
159	43	128	21
161	45	130	22
163	47	132	24
165	49	133	25
166	50	134	38
168	51	136	26
170	52	137	27
172	53	138	28
174	54	139	29
176	55	141	30
178	57	143	32
178	57		

حُسن ترتیب

نور دے رنگ	رنگ و نور	نور دے رنگ	رنگ و نور
184	64	178	57
184	64	179	59
185	65	179	60
185	65	179	60
185	66	180	
186		180	
188		180	67
190		181	
192		181	
193		181	62
194		182	63
195	68	182	63
197	70	182	53
199	73	183	64
201	74	183	
201	74	183	64
201	74	184	64

حُسن ترتیب

نور دے رنگ	رنگ و نور	نور دے رنگ	رنگ و نور
213		202	75
215	81	204	76
217	87	204	76
218	88	204	76
219	89	205	78
220	90	206	79
222	92	207	80
224	94	207	80
226	96	208	83
		210	85

جن دوستوں نے کتاب چھاپنے کی ترغیب دی

ارشاد احمد بھٹی - رانا جہان داد خاں باغ - شیخ مشتاق احمد راول

حاجی عبدالرزاق خان زادہ - سائیں محمد طفیل - حاجی غلام یسین لوہے والے

حاجی محمد یسین بورے والا - سید باقر حسین - سید جعفر حسین پتوکی - فضل الہی

حاجی غلام یسین لاہور - کاشف سلیم مانگا

شفیق کامران چونیاں

ہووے مہربانی ذوالجلال تیری

حمد لکھاں کیہ جگ جلال تیری
اُچی سچی اے ذات کمال تیری

ہے کمال نون انت زوال سنیا
ہستی قادرا لازوال تیری

بنا تیرے محبوب توں ہور کوئی
جھل سکیا نہیں کوئی جھال تیری

شاہ رگ دے نیڑے توں وسنائیں
جگ باہر پیا کردا بھال تیرے

نالے سوہنے دے ہتھ نہیں ہتھ تیرے
نالے مثل تے نہیں مثال تیری

روزی وچ پاتال وی دئی جاویں
عجب مالکا پالنی پال تیری

جے چاہوے تے موت دے مونہہ وچوں
رحمت لیندی اے جھٹ نکال تیری

حکم چلدا پانیاں وچ تیرا
ہر اک شے دے اُتے سنبھال تیری

نت کرے نظامی وی شکر تیرا
ہووے مہربانی ذوالجلال تیری

بلغ العلم بکماله

بلغ العلم بکماله

کشف الدجہ بجمالہ

حسنٰت جمیع خصالہ

صلُّوا علیہ وآلہ

دل کردا ایس مہینے میں
 ٹر جاواں پاک مدینے میں
 لا لاکے جالی سینے میں
 بھراں جھولی نال خزینے میں

بلغ العلم بکماله

کشف الدجہ بجمالہ

حسنٰت جمیع خصالہ

صلُّوا علیہ وآلہ

آقا درتے مینوں بلاؤنا جی
 میں تے مٹھرا کرم کماؤنا جی
 ہتھ جالی نال لواؤنا جی
 مکھ نوری آپ وکھاؤنا جی

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الذجہ بجمالہ

حسنٰت جمیع خصالہ

صلُّوا علیہ وآلہ

آقا سن لہو ہاڑے پاواں میں

تیرے روخنے تے کدی آواں میں

بنا دید نہ مرجاواں میں

دکھول دے کھول سناواں میں

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الذجہ بجمالہ

حسنٰت جمیع خصالہ

صلُّوا علیہ وآلہ

آقا آواں تیری سلامی نوں

لہو قبول میری غلامی نوں

کرو دور مری ہر خامی نوں

گل لا لہو اپنے نظامی نوں

بلغ العلیٰ بکمالہ

حسنٰت جمیع خصالہ

کشف الذجہ بجمالہ

صلُّوا علیہ وآلہ

نظم سوہنے دی

جس تے نظر کرم سوہنے دی
اُس نے سجائی بزم سوہنے دی

وچ عرب دے دھماں پیاں
کیتی صفت عجم سوہنے دی

خلقت رب دیاں تسمماں چاوے
چاندا اے رب قسم سوہنے دی

اوگن ہاراں دی بخشش لئی
اکھ رہندی اے نم سوہنے دی

گالھاں سُن کے دین دعاواں
 عادت خوب نرم سوہنے دی

جو عرشاں تے مولا چاہوے
 لکھدی عین قلم سوہنے دی

روضے پاک تے جا کے ویکھو
 دسدا شان حرم سوہنے دی

بدوواں تائیں تخت بٹھایا
 نظر ہوئی جس دم سوہنے دی

ساہ ساہ دے وچ سو سو واری
 کہے نظامی نظم سوہنے دی

نعتاں تیریاں

جد پڑھناں واں نعتاں تیریاں
ہون کرم دیاں جھاتاں تیریاں

یاداں اتھرو تے ہٹکورے
میرے لئی سوغاتاں تیریاں

اول آخر ظاہر باطن
واہ واہ ذات صفاتاں تیریاں

آپ بنا کے صدقے ہو کے
رب آکھے کیا باتاں تیریاں

ٹور بلاں دی عرش تے سن لئی
جگ توں ودھ سماعتاں تیریاں

سوہنیا! ساڈی بخشش دے لئی
رو رو لنگھیاں راتاں تیریاں

دل نوں وکھری لذت ملدی
سن کے گلاں باتاں تیریاں

ملے سرور نظامی تائیں
جد کردا اے باتاں تیریاں

نظارے مدینے

کیہ دساں کیہ دیکھے نظارے مدینے
مقدر دے چمکے ستارے مدینے

ذرے بنا کے خدا نے نورانی
فلک توں اتارے ستارے مدینے

لکھدا اے کاتب تقدیر اتھے
میں دیکھے عرش دے مینارے مدینے

گنہگار لبھن گے عشق نبی دے
جو موتی خدا نے کھلارے مدینے

میرے آقا دیندے میں خیرات سبھنوں
جدوں وی نہیں جاندے وچارے مدینے

سکوں والی دولت ملی عاشقاں نوں
سڑے ہجر دے سینے ٹھارے مدینے

محبت تھیں آقا جی سینے میں لاؤندے
جدوں جاندے نہیں بے سہارے مدینے

پنجتن دے صدقے کرم کر دے مولا
دیئے حاضری اسپیں سارے مدینے

عمران دے دکھ درد بھلے نظامی
جدوں پہنچے درواں دے مارے مدینے

سرکارِ دی رحمت ہے

سرکارِ دی رحمت ہے اس عالم سارے تے
شاہاں دی گدائی ہے آقا دے دوارے تے

ڈبے ہوئے سورج نوں اُلٹا پرتایا اے
دو ٹوٹے چن ہويا آقا دے اشارے تے

ملدا جو فقیراں نوں اوہ گل تے دکھری اے
تھاں بھال دے دیکھے نہیں شاہ اوس دوارے تے

دن رات تڑپدا ہاں روضے دی زیارت نوں
کر نظر کرم آقا ایس اوگن ہارے تے

آقا دی نگاہ ہوگئی جے اوگن ہارے تے
میری ڈبی بیڑی وی لگ جاؤ کنارے تے

رحمت دی نظامی تے اک نظر کرو آقا
جیندا ہاں میں دنیا تے اک تیرے سہارے تے

سرکار نوالے نہیں

ہر دور دے شاہاں توں سرکار نوالے نہیں
نبیاں تے رسولاں دے سردار نوالے نہیں

اُس ساقی کوثر دی جہناں تے نگاہ ہوئی
میخانہ وحدت دے میخوار نوالے نہیں

غیا کہ ہے مکے وچ رحمت تے بڑی اُسدی
پر روضہ انور دے انوار نوالے نہیں

سوار میں جندواراں اک شہر مدینے توں
جنت دیاں پھلاں توں اوہ خارزرا لے نہیں

سرکارِ مدینہ دے لگے نہیں قدم جتھے
طیبہ دیاں گلیاں تے بازار نرالے نہیں

وچ روضے دے لیٹے جو سرکار دے قدماں وچ
سرکار دو عالم دے اوہ یار نرالے نہیں

دس مینوں نظامی توں کس گل دا اے غم تینوں
بچپال میرے آقا ﷺ غمخوار نرالے نہیں

کراں میں وی غلامی

تیرے دردی کراں میں وی غلامی یارسول اللہ ﷺ

بڑی حسرت میرے دل دی دوامی یارسول اللہ ﷺ

میں ویکھاں اوہ دوارا وی نظارا وی سہارا وی

جتھے دیندے نہیں قدسی وی سلامی یارسول اللہ ﷺ

صدق اُس وچ عدل اُس وچ حیا اُس وچ شجاعت وی

جہندے بن گئے نہیں چارے یارحامی یارسول اللہ ﷺ

جویں کوئی بھورا چمدا اے پھلاں نوں خوش ہوہو کے
میں چماں اوویں تیرا نام نامی یارسول اللہ ﷺ

عرش اُتے جے احمد ہے فرش اُتے محمد ﷺ ہے
نرالا ہے تیرا اسم گرامی یارسول اللہ ﷺ

ورد اپنا عطا کر دے خدا دے واسطے آقا
نہ سعدی آں نہ رومی آں نہ جامی یارسول اللہ ﷺ

وصل دا جام بھر کے دے دیو اپنے پیاسے نوں
تیرے دیدار دا طالب نظامی یارسول اللہ ﷺ

عشق دے پنجرے تڑپے

جو تیرے عشق دے پنجرے تڑپے یا رسول اللہ
نہ دنیا تے کسے کولوں چھڑپے یا رسول اللہ

اوہ بخشے جان گے سارے تے اک اشارے تے
حشر دے روز جو عاصی پھڑپے یا رسول اللہ

زمانے دی اوہ ہر نعمت تھیں مالا مال ہوندے نہیں
تساں دے عشق وچ جہڑے لٹھے یا رسول اللہ

اوہناں نے پالیا اے راز مر کے امر ہوون دا
جو تیرے عشق دے اندر کھڑپے یا رسول اللہ

مٹے جو عشق وچ تیرے رہے قائم اوہ دنیا تے
 اوہناں دے نام جگ توں نہ مٹچے یارسول اللہ

میں اس دنیا دی ہٹی وچ کیتی وکری گناہواں دی
 نہ دو سکے وی عملاں دے وٹچے یارسول اللہ

بڑے اوہ بھاگاں والے نیں جو اس واری وی جاون گے
 جہناں دے ٹکٹ طیبہ دے کٹچے یارسول اللہ

دھاڑے حشر دے اپنے نظامی دا بھرم رکھنا
 ایہدے عملاں دے جد کھاتے پٹچے یارسول اللہ

واہ آقا تیریاں باتاں

واہ آقا تیریاں باتاں واہ آقا تیریاں باتاں
باتاں کر دے دن گزر دے نالے گزرن راتاں

محفل میلاد تیری جہڑے کر دے شوق تھیں
اوہناں تے ہو جان آقا ج کرم دیاں جھاتاں

شجراں حجراں بکلمہ پڑھیا آقا تیرے آون تے
نالے دتیاں سی گواہیاں بتاں لات مناتاں

شانناں دسیاں تیریاں رب نے بٹھا کے اپنے کول
جہڑے ویلے عرش اُتے ہوئیاں سی ملاقاتاں

سوہنار وضا سوہنی جالی دیکھی اے جس دن دی میں
وانگ جھلیاں کرناواں میں اوہوگلاں باتاں

ہر سے ہر امتی رکھدا نظامی تاہنگھ ایہ
حشر وچ سرکار پچھنا ساڈیاں وی واتاں

بلالو طیبہ وچ مینوں

بلالو طیبہ وچ مینوں وی جھٹ پٹ یارسول اللہ
جدائی وچ ایہ دل جاندا اے پھٹ پھٹ یارسول اللہ

میں ویکھاں سبز گنبد نوں میرے وتے نگاہ ہو وے
حیاتی دے ایہ ساہ جانداے نیں گھٹ گھٹ یارسول اللہ

میری واری نہیں آوندی مرے ساتھی ٹرے جانداے
میں کتھوں تیک جھلاں، ہجر دی سٹ یارسول اللہ

کدوں آرام آوے گا کدوں روح نوں قرار آسی
مدینے دی لگی رہندی اے کھٹ کھٹ یارسول اللہ

تیرا روضہ جو تک آوے اوہدا لگدا نہیں دل کدھرے
اوہ کہندا اے میں فیر آواں فٹا فٹ یارسول اللہ

نظامی تیریاں سدھراں تے اوس دن رنگ آؤنا ایں
جدوں چماں گا آ کے تیری چوکھٹ یارسول اللہ

آمد سرکارِ دو جہاں

صل علی دے سہرے گاؤ دن سوہنا اج آیا
کملی والا دُنیا اُتے اج تشریف لیا

باراں ربیع الاول یارو دن سوہنا اج چڑھیا
چار پھیرے دُھماں۔ پیاں پتھراں کلمہ پڑھیا

عبدالمطلب دے گھر اندر آیا نبی سہانا
لہندے چڑھدے دکن پورب نور و نور زمانا

کسریٰ دے اج کنگرے ڈگ پئے اگاں ٹھنڈیاں ہوئیاں
رب دی رحمت جنت وچوں جگ تھیں خُشیاں ڈھوئیاں

جبرائیل نے عرش فرش تے تھاں تھاں لائے جھنڈے
سارا سال ای رب سوہنے نے جگ تے پتر وٹڈے

نبیاں آن مبارک وتی آمنہ بی بی تائیں
آپ نوں دیکھن جنتوں آئیاں حوراں چائیں چائیں

جھک گئے نال ادب تھیں یار و شجر ہجروی سارے
کملی والے آقا پاروں کیتے رب پیارے

منگدااے خیرات وصل دی وارے عمر تمامی
دم دم دے نال نعتاں پڑھدا ہر دم یار نظامی

شہدنا لوں وی تیرا نام مٹھا

شہدنا لوں وی تیرا نام مٹھا یارسول اللہ
تیرے ورگا کوئی نہیں ہور ڈٹھا یارسول اللہ

میری واری وی آجا وے بڑا ہے شوق طیبہ دا
کرو منظور عرضاں دا ایہ چٹھا یارسول اللہ

تیری رحمت داینہ ورہدا اے آقا ساری دنیا تے
کدی پے جاوے میرے تے وی چھٹا یارسول اللہ

کیہا جبریل نے آدم توں لے کے دُنیا دیکھی اے
تیرے ورگا کتے سوہنا نہیں ڈٹھا یارسول اللہ

نظامی مٹیا جگ توں کُفر تے شرک دا نہیرا
تے کھنڈیا آپ دا چانن ایہ چٹا یارسول اللہ

تیریاں ہر دم نہیں لوڑاں

اسانوں تیریاں ہر دم نہیں لوڑاں یارسول اللہ
مہاراں دل دیاں طیبہ نوں موڑاں یارسول اللہ

ہووے منظوری حج دی جے، لواں کعبے دے میں پھیرے
میں پیواں جام زم زم دے کروڑاں یارسول اللہ

عقیدت دے چمن وچوں کرن لئی پیش آقا نوں
میں پھل نعتاں دے ہر ویلے تروڑاں یارسول اللہ

تیرے روضے توں وارن لئی دروداں دے چمن وچوں
مہک کلیاں تے پھلاں دی نچوڑاں یا رسول اللہ

شہادت تیری دتی اے خدائی تے خدا نے وی
پڑھے کلمے تیرے پتھراں تے روڑاں یارسول اللہ

اودوں اک عجب جہی لذت نظامی دے ملے دل نوں
تری شاناں چجد سمیں شعر جوڑاں یارسول اللہ

نور دا پاک نظارا اے

اک وار جہنے وی دیکھ لیا اوہدے نور دا پاک نظارا اے
 اوہنے جگ تے اپنی ہستی نوں کر چھڈیا پارہ پارا اے

ورفعنا لك ذكرك وی قرآن دے وچ فرما کے تے
 اوہدا ذکر ہے اچا ساریاں توں کیتا رب نے خاص اشارا اے

بلوا کے لامکاں اندر جد دیکھیا، نور نے نور تائیں
 اوہتھے نور بشر دے جھگڑے دا حل ہويا مسئلا سارا اے

جگ جہدیاں نعتاں پڑھدا اے رب جہدیاں صفتاں کردا اے
 میرا آقا کملی والا اوہ دو جگ دا راج دلارا اے

اوہ سوہنا پاک مدینہ اے جو محور ساری دُنیا دا
 رحمت دا اک سمندر اے اوہ نور دا اک مینارا اے

اک توں ای نظامی نہیں طالب اس آقا کملی والے دا
 اُس سوہنیاں زلفاں والے دا مشتاق زمانا سارا اے

سد لئو مدینے آقا

سد لئو مدینے آقا حیلہ کوئی بنا کے
لیکھاں نوں جگا دو میرے خاباں وچ آ کے

آساں میرے دل دیاں کر دیو پوریاں
صدقا نواسیاں دا کٹو مجبوریاں
دیکھ لوواں میں وی کدی روضہ تیرا آ کے
سد لئو مدینے آقا حیلہ کوئی بنا کے

ہجراں چچ جان میری لبیاں اُتے آئی اے
دل دیوے طیبہ ول جان دی دہائی اے
درتے بلاؤ مینوں اوکڑاں مٹا کے
سد لئو مدینے آقا حیلہ کوئی بنا کے

ہر سال جان دیاں کرداں تیاریاں
 کہڑے ویلے آؤن گیاں گھڑیاں پیاریاں
 جاواں گا مدینے جدوں نشیاں مناکے
 سد لو مدینے آقا حیلہ کوئی بنا کے

ہون جے نصیب چنگے دور ہون دوریاں
 ہو جان میریاں وی ہن منظوریاں
 کرم کماؤ آقا جھائی اک پا کے
 سد لو مدینے آقا حیلہ کوئی بنا کے

دور کر دپو میری ہر اک خامی نوں
 درتے بلا لو آقا اپنے نظامی نوں
 نعتاں سناواں آقا در تیرے آ کے
 سد لو مدینے آقا حیلہ کوئی بنا کے

مدینے وچوں آن چٹھیاں

مولا ساڈے تے وی کرم کما دے مدینے وچوں آن چٹھیاں
سوہنے روضے دے نظارے توں دکھا دے مدینے وچوں آن چٹھیاں

آساں دل دیاں مولا کر پوریاں
راہ چھڈ دین میرا مجبوریاں
طیبہ پاک والا سفر کرا دے مدینے وچوں آن چٹھیاں

مولا سن لے توں عرضاں ساڈیاں
تیری رضا اُتے عرضیاں ساڈیاں
ایہناں پکاں تے تارے توں سجا دے مدینے وچوں آن چٹھیاں

راہی بناں چھیتی اوہناں پاک راہواں دا

نہیوں ذرا اوکی وساہ ایہناں ساہواں دا

میرے لیکھاں چچ مدینہ توں لکھا دے مدینے وچوں آن چٹھیاں

پڑھاں نفل میں ریاض الجنہ

کدی چماں میں حنانہ والا چنا

نوری جالیاں دے پھیرے توں لوادے مدینے وچوں آن چٹھیاں

بہ کے جالی کول کرن گے اشارے

مینوں آکھن گے ساٹھی مرے سارے

سانوں سوہنے دی نعت سنادے مدینے وچوں آن چٹھیاں

کدی آقا مینوں کر لین یاد جی

ہووے طیبہ وچ محفل میلاد جی

ربا! کم توں نظامی دا بنا دے مدینے وچوں آن چٹھیاں

ویکھاں میں وی مدینہ

ویکھاں میں وی مدینہ سوہنا سوہنا
 مدینے دیا چن سوہنیا
 تیرے کول آواں مک جاوے رونا
 مدینے دیا چن سوہنیا

آقا تیرا پاک مدینہ
 خاص بہشتاں دا ہے زینہ
 سوہنا روضہ ہے ترا من موہنا
 مدینے دیا چن سوہنیا

پھل درود سلام دے لے کے
 میں آقا دے عشق چ بے کے
 اوتھے نشیاں دا ہار پرونا
 مدینے دیا چن سوہنیا

نالے روضہ ویکھی جاواں
 نالے تیریاں نعتاں گاواں
 کریں میرا منظور کھلونا
 مدینے دیا چن سوہنیا

الم نشرح اے تیرا سینا
 عطروں ودھ کے پاک پسینا
 تیرے ورگا نہیں ہور کوئی ہونا
 مدینے دیا چن سوہنیا

مک جاوبے ہن آقا دوری
 ہو جاوے میری منظوری
 کھوہ نیناں دا نظامی نت جو نا
 مدینے دیا چن سوہنیا

سوہنی جالی کول بیٹھ کے

دکھ درد سناواں تینوں سارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے
خیر منگاں آکے تیرے میں دوارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

نت دل چ خیال ایہو اوندا اے

کدوں سوہنا مینوں درتے بلاؤندا اے

جاواں سوہنیاں میں تیرے وارے وارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

دل جھلا تہاڈی دید دا پیاسا اے

میرے ہتھ وچ پیار والا کاسا اے

آکے دکھڑے سناواں تینوں سارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

انج لگدا اے روضے اُتے جا کے
 اسیں آگئے آں عرشِ اُولیٰ تے
 نیویں دسدے نہیں چن تے ستارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

حاجی لوگ جدوں کر دے تیاریاں
 دل ساڈا وی اے مار دا اڈاریاں
 پر لگ جان آجائیے سارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

جھتے نور دیاں ہندیاں نے بارشاں
 جھتے عاصیاں لئی ہندیاں سفارشاں
 جھتے عاصیاں دے ہندے نیں گزارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

جدوں آکھے گا کوئی خط تیرا آیا اے
 اے نظامی تینوں آقا ﷺ نے بلایا اے
 سُنے لیکھ میرے جاگ پین سارے سوہنی جالی کول بیٹھ کے

تیرے جہیا رب نون پیارا نہیں
 دنیا تے تیرے جہیا رب نون پیارا نہیں
 تیرے باجھوں آقا سانوں کسے دا سہارا نہیں
 شاہاں تے گداواں تائیں سینے لان والیا
 ماڑیاں غریباں دا وی بھار چان والیا
 تیرے باجھ چمکے مقداں دا تارا نہیں
 دنیا تے تیرے جہیا رب نون پیارا نہیں

لیسین طہ والے نوری مکھ والیا
دیوا توں توحید والا جگ اُتے بالیا
تیرے باجھوں حق والا ڈٹھا لشکارا نہیں
دنیا تے تیرے جہیا رب نوں پیارا نہیں

رب نے بنایا تھیوں کلی مختار اے
ساریاں رسولاں دا وی کیتا سردار اے
تیرے در نالوں اچا کسے دا دوارا نہیں
دنیا تے تیرے جہیا رب نوں پیارا نہیں

سدو جے مدینے آکے حاضری لوالوے
نعتاں ایہ نظامی تیرے در تے سالوے
قسم خدا دی مینوں دوری ایہ گوارا نہیں
دنیا تے تیرے جہیا رب نوں پیارا نہیں

عید میلاد وا نظارا

ولا عید میلاد وا نظارا لین دے
سانوں کالی کالی کالی دی چھاں بہن دے

ہویاں مست ہواواں
نورو نور نیں فضاواں
لگے بخشیاں دے میلے
جھاتی جس پاسے پاواں
ایسے رنگ وچ مینوں دل رنگ لین دے
ولا عید میلاد وا نظارا لین دے

تھاں تھاں کیتے اُجالے
رت نوری دیوے بالے
سارے نبیاں توں سوہنے
سارے جگ توں نرالے

اوہدی شان والے گن اج گالین دے
 دلا عید میلاد دا نظارا لین دے

پتہ پتہ اج ہسے
 گل دل والی دسے
 جتھے ذکر اوہدا ہوئے
 اوٹھوں ابلیس نے
 سانوں نعرانے رسالت والے لالین دے
 دلا عید میلاد دا نظارا لین دے

جہدی شان ہے نرالی
 اج آگیا اوہ والی
 نبی بن کے کھلوتے
 جہدے در دے سوالی
 گل دل والی سوہنے نوں سنا لین دے
 دلا عید میلاد دا نظارا لین دے

سارے جگ کولوں سوہنا
 اوہدے ورگا نہیں ہونا
 بیٹھا لگے شہد وانگوں
 اوہدا ناں من موہنا
 لوں لوں وچ اوہدے ناں نوں رچالین دے
 دلا عید میلاد دا نظارا لین دے

اے حمید نظامی
 کر نبی دی غلامی
 رب حشر نوں بخشو
 تیرے عیب تمامی
 نام اوہدیاں غلاماں چ لکھا لین دے
 دلا عید میلاد دا نظارا لین دے

رب داپیارا اُج آ گیا

جشن عید میلاد مناؤ صلِ علی دے سہرے گاؤ

مومنو۔۔ رب داپیارا اُج آ گیا

دنیا تے اُج آیا اوہ سوہنا جہدے ورگا ہور نہیں ہونا

عاصیاں نوں جس گل نال لایا ماڑیاں دا جس مان ودھایا

مومنو۔۔ بن کے سہارا اُج آ گیا

لے کے زمیں توں عرشاں تائیں نوری پھر دے چائیں چائیں

جس توں چمکن چن ستارے سورج نوروں لشکاں مارے

مومنو۔۔ عرشاں داتارا اُج آ گیا

باوا آدم توں وی پہلاں نور نبی دا کردا سیلاں
جس دم کملی والے دسیا نال خشی جبریل وی ہسیا

مومنو۔۔ قطب ستارا اج آ گیا

روندیاں نوں جس دتے ہاسے شاہی جس دی ہر ہر پاسے
غیراں نوں جس کول بٹھایا ماڑیاں نوں جس سینے لایا

مومنو۔۔ سبھ دا پیارا اج آ گیا

لے کے نظامی جھولی خالی شاہ وی کھڑے نیں بن کے سوالی
سوہنے سوہنے مکھڑے والا موڈھے لے کے کمبل کالا

مومنو۔۔ جگ داسہارا اج آ گیا

آجا عرش تے سوہنیا

تینوں آکھیا آپ ایہ رب وے
آجا عرش تے سوہنیا
آج آئی معراج دی شب وے
آجا عرش تے سوہنیا

جا جبریلہ چھیتی جا ویں
جا کے نہ کنڈی کھڑکا ویں
سکھ یارال جان دے ڈھب وے
آجا عرش تے سوہنیا

کریں نظارہ دید دا جا کے
چم تلیاں اکھیں جھب وے
قداں دے وچ سیس نوا کے
آجا عرش تے سوہنیا

عرش فرش دا لاڑھا بنایا خود جبریلؑ بر آق بٹھایا
دل ہاریا وکھ کے پھب وے آجا عرش تے سوہنیا

سدرہ توں وی اگے آجا آکے اپنی دید کرا جا
آعرشیں لا جا پب وے آجا عرش تے سوہنیا

سوہنیا وکھ لے رحمت میری اوگن ہاری امت تیری
بخشاں گا تیرے سبب وے آجا عرش تے سوہنیا

رب نے اقصیٰ وچ بلوایا نبیاں دا امام بنا یا
کچھے نبی کھلوتے سبھ وے آجا عرش تے سوہنیاں

کدی اوہ دن وی آوے گا

کدی اوہ دن وی آوے گا مدینے میں وی جاواں گا
کرم سرکار ﷺ دا ہویاتے میں خشیاب مناواں گا

جدوں قاصد لیاوے گا کوئی چٹھی مدینے دی !
میںوں سوہنے نے سدیا اے میں خط سبھنوں دکھاواں گا

خشی نال حال کیہ ہوسی جدوں ویکھاں گا روضے نوں
سنہری جالیاں نوزی میں چم اکھیاں نوں لاواں گا

ادب دے نال اک پاسے کھڑا ہوواں گا قدماں چ
تے ہنجھواں دی زبانی میں دے دے دکھ سناواں گا

میں بہ جانا اے در اُتے ادب تھیں جالیاں لاگے
ایہناں اکھیاں نوں پل وی نہ روضے توں ہٹاواں گا

جدوں سرکار چکھن گے نظامی حال دس اپنا
اوہ تھاں نہیں گجھ وی بولن دی میں کیہ دساں دساواں گا

چل ٹر شہر مدینے

بطرز: چل اڑ جا رہے پنجھی

چل ٹر شہر مدینے جس تھاں سوہنا کملی والا

سارے نبیاں وچوں پایا جس نے شان نرالا

سوہنے نبی دیاں کرے سجناں مٹھیاں مٹھیاں باتاں

آجا رل کہ پڑھے اُس تے لکھ درود صلواتاں

عشق نبی ﷺ وچ اکھیاں وچوں ہوسن جد برساتاں

پیار کرن گے تینوں آقا تک کے تیرا حالا

چل ٹر شہر مدینے جس تھاں سوہنا کملی والا

مٹھا مٹھا نام محمد ﷺ اپنا ورد بنا لے
 پکاسچا عشق سوہنے دا لوں لوں وچ وسالے
 اوہدیاں وچ غلاماں سجنا ناواں توں لکھوالے
 چپیا کر ہر ویلے یارا اُس دے تاں دی مالا
 چل ٹر شہر مدینے جس تھاں سوہنا کملی والا

سوہنا آیا دنیا اُتے ہو گیا نور سوریا
 غم دے بدل چھٹ گئے تے ہن بخشیاں لایا ڈیرا
 ظلمت مکی دنیا اُتوں ، جگیا چار پھیرا
 کل عالم دی رحمت بن کے آیا نور اجالا
 چل ٹر شہر مدینے جس تھاں سوہنا کملی والا

اوگن ہاراں سجدا کینا رب دا شکر منایا
 کمزوراں مسکیناں دے لئی کملی والا آیا
 جشن میلاد نظامی کر لے سوہنا جگ تے آیا
 مکی مدنی بن کے آیا امت دا رکھوالا

آگے نبیاں دے سلطان

آگے نبیاں دے سلطان

آگے نبیاں دے سلطان

دو جگ اندر رب نے کیتی جہدی اُچی شان

آگے نبیاں دے سلطان

ماڑیاں تائیں سینے لایا ، دکھیاں دا ورد وٹدایا

دشمن وی جے در تے آیا چادر پیٹھ وچھان

آگے نبیاں دے سلطان

شاناں جہدیاں رب ودھائیاں ، جہدے نور تھیں سبھ رُشنائیاں

اللہ اللہ ایسا سوہنا آکھو سبھ سبحان

آگے نبیاں دے سلطان

کون اوہدی تعریف کرے گا ، اوہدی شان بچ شعر پڑھے گا
تھاں تھاں اوہدیاں صفتاں لکھیاں پڑھ کے ویکھ قرآن
آگئے نبیاں دے سلطان

نبی وی جس نوں دین سلامی ، شاہ وی جس دی کرن غلامی
جبرائیل وی جس در دے ویکھے نہیں دربان
آگئے نبیاں دے سلطان

رحمت دی ہن ہووے بارش ، آقا ساڈی کرو سفارش
تک سرکار نوں اُمتی سارے کہن گے حشر میدان
آگئے نبیاں دے سلطان

سوہنے وچ قبر دے آؤنا ، نظامی تائیں سینے لاؤنا
رکھ لین گے قبر دے اندر میرا مان تران
آگئے نبیاں دے سلطان

نظارے مینوں یاد آوندے

سوہنا روضا تے نوری اوہ مینار
 نظارے مینوں یاد آوندے
 آقا سد لوو فیر اک وار
 نظارے مینوں یاد آوندے

ہر پاسے جتھے ہے وے نور لاٹاں مار دا
 جلوہ اے ہر تھاں تے میری سرکار دا
 اوتھے نور دی اے سدا چمکار
 نظارے مینوں یاد آوندے

جالی کول بیٹھ اسماں عرضاں سناونیاں
 ہجر دیاں ماریاں میں سینے ٹھنڈاں پاونیاں
 جتھے دلاں نوں وی آوندا اے قرار
 نظارے مینوں یاد آوندے

سن دے نیں آقا جتھے سبھ دیاں بولیاں
 درأتے آیاں دیاں بھر دے نیں جھولیاں
 میرے آقا دا اوہ نوری دربار
 نظارے مینوں یاد آوندے

روضے اُتے آون دیاں آساں ہون پوریاں
 ساڈیاں وی آقا ہن مک جان دُوریاں
 جتھے ہر ویلے نور دی بہار
 نظارے مینوں یاد آوندے

آو سارے آقا دیاں کریئے غلامیاں
 کر دے نیں نوری جتھے آکے سلامیاں
 آوے در تے نظامی نت وار
 نظارے مینوں یاد آوندے

حبیب تیری شان ورگا

حبیب تیری شان ورگا کوئی آیا نہ کسے وی زمانے
 اللہ دی سوہنہ اللہ پاک نے دتے تیرے ہتھ خزانے
 زلفاں سوہنیاں کنڈل کنڈل
 تاج طہ دا موڈھے کبیل
 سوہنے وی تینوں دیکھ کہ ہوئے سوہنیا تیرے دیوانے
 اج سوہنا تشریف لیا
 رحمتاں کیتا ہر سو سایا
 توحید دے جھنڈے لگ گئے ڈھے پئے دنیا دے بت خانے

نور دا چائن چار پھیرے
 جگ وچ بخشیاں لائے ڈیرے
 دوزخاں نوں بند کر کے در جنتاں دے کھولے خدا نے
 شان سوہنے دا رب نے ودھایا
 وچ قرآن دے خود فرمایا
 رحمتاں بنا کے سوہنیا تینوں گھلیا اے وچ جہانے
 نور دے موتی رب نے وسائے
 رحمتاں دے ہر پاسے سائے
 ہتھ بندھ پڑھدے پئے سارے صل علی دے ترانے
 وچ قبر سرکار ﷺ نے آؤنا
 اوتھے اساں میلاد مناؤنا
 نعت سناؤنی سوہنیا اوتھے تیرے نظامی دیوانے

کملی والیا

کنا سوہنا اللہ دا توں یار کملی والیا
بھاویں نبی لکھ کئی ہزار کملی والیا

سوہنیا جے ہوندا کدی تیرے سوہنے سے وچ
ویہندا تیرے ویلے دی بہار کملی والیا

تیری کچی مسجد دا گارا میں وی ڈھووندا
بناؤندا نال لگ کے مینار کملی والیا

دھل جاندا دل اوتھے ہر گنہگار دا
رحمتاں دی پیندی اے پھہار کملی والیا

راہ روک لیندیاں نیں سو مجبوریاں
ہر سال ہوناں واں تیار کملی والیا

سنو بے زر بے پر مجبور دی
روضے دے میں ویکھاں انوار کملی والیا

امیر تے غریب کیہ نظامی بادشاہ وی
بیٹھے ویکھے جھولیاں کھلار کملی والیا

سدا مدینے آقا کرم کما کے
 سدا مدینے آقا کرم کما کے
 لیکھ جگائے تیرے کول بلا کے

کرم کمال ہو یا ویلا سوہنا آیا اے
 سوہنے محبوب تینوں ورتے بلایا اے
 کیتا احسان سوہنے حج تے بلا کے

سوہنے دے دیس ول ہوئیاں نیں تیاریاں ؛
 طیبہ ول جان دیاں رتاں آیاں پیاریاں
 سنیاں دعاواں مولا جوئیں نیڑے آکے

بیٹھیں گا جہاز جدوں دل اوتھے ہوے گا
 ہتھ بندھ در اُتے دل ہنچھو رووے گا
 دکھڑے سناویں گا توں سوہنے کول جا کے

دن اوہ سہانے ہونے راتاں سکھ والیاں
 نظراں تھیں چمیں گاتوں روئے دیاں جالیاں
 نورو نور ہونا سینہ جالی نال لا کے

لکھاں تے ہزاراں نوری آوندے صبح شام جی
 ہتھ بنھ در اُتے پڑھدے سلام جی
 ورداں دے تحفے دیویں سیس نوں نوا کے

دس خاں نظامی کوں آقا کول جاوے گا
 سرتوں گناہواں والے بھار کوں لاہویں گا
 کردینا معاف اوہناں سینے نال لا کے
 (حاجی عبدالعزیز کی حج روانگی پر)

جدوں لوک آقا تیرے

جدوں لوک آقا تیرے روضے نوں جان
دل دے ارمان مینوں بڑا تڑپان

طیبہ دیاں آساں یت لائی رکھناں
دل دے ہاڑے آقا نوں سنائی رکھناں
سوچاں سچ دن رات میرے لنگھ جان
جدوں لوک آقا تیرے روضے نوں جان

جدوں طیبہ جان والا راہی ملدا
حال ہندا کیہ میں دساں ایس دلد
آقا پورے کردیو دل دے ارمان
جدوں لوک آقا تیرے روضے نوں جان

کہڑی گلوں آقا میں ہاں دور ہو گیا
 حضور میرے کولوں کیہ قصور ہو گیا
 چھم چھم نین میرے ہنچھو برسان
 جدوں لوک آقا تیرے روضے نوں جان

جھلاں کوں سینے چ وچھوڑے دے تیر
 اکھیاں چ میرے ہن رکدے نہیں نیر
 سوہنیا بنا دے میرے آون دا سامان
 جدوں لوک آقا تیرے روضے نوں جان

چاہوندا نظامی آقا دید ہو جائے
 لکھاں عیداں نالوں ودھ عید ہو جائے
 ہو جائے کرم تے نصیب کھل جان
 جدوں لوک آقا تیرے روضے نوں جان

رو رو فریاد کردی

آقا سوہنیا توں درتے بلا لے

میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی

تیرے سوہنیا مدینے وچ آکے

میں خاک چماں تیرے دردی میں خاک چماں تیرے دردی

کراں کتھے فریاد کتھے جاواں میں

ہاڑے دل وانے کس نوں سناواں میں

تیرے بناں نہیں کوئی آقا میرا دردی

میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی

کدی ڈبدي تے ڈکوڈو لے کھاندى اے

گھم گھیریاں چ کدی پے جاندی اے

بیڑی میریاں نصیباں دی نہ تردی

میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی

ویکھ آواں آقا روضا تیرا جا کے

کرم کرد مینوں درتے بلا کے

کوئی سن دا نہیں گل بے زردی

میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی
 جھلے لوک پئے نہیں طعنے مینوں مار دے
 توں پڑھناں ایں قصیدے سرکار دے
 ایہو کھائی جاندی گل ہر ہر دی
 میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی
 ایسے آس اُتے زندگی گزاراں میں
 کدی طیبہ دیاں ویکھاں گا بہاراں میں
 واری آوے گی کدی تے بے پردی
 میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی
 دو دو وار کئی سال وچ جاوندے
 زراں پراں والے خوشیاں مناوندے
 تیری دید بنا آقا جاواں مردی
 میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی
 سگ بن کے گیلانی بوہے جا کے
 نظامی قداماں چ سیس نوا کے
 تیری آل دا میں پانی سدا بھر دی
 میں رو رو فریاد کردی میں رو رو فریاد کردی

جدوں کوئی عاشق مدینے نوں جاوے

بڑا یاد آؤندا، سوہنا اوہ روضا، جدوں کوئی عاشق مدینے نوں جاوے
ہو جان جیکر کرم دیاں نظراں مینوں بلاوا مدینے چوں آوے

آقا جدائیاں ہن جھلیاں نہیں جانڈیاں

یاداں مدینے دیاں بڑا تڑپانڈیاں

وکیھ لوے حال میرا، آنکے لج پال میرا، تڑی نوں سینے نال لاوے

دن رات روندازہناں بہ کے میں نکرے

اوہدے بنا سنے کہڑا عاصیاں دے دکھڑے

دسے کوئی حال ساڈے، پلے دکھ ڈاہڈے، ساڈا حال جا کے سناوے

جھلے وچھوڑا نہیوں جوصلہ نظامی دا

طیبہ وچ وسدا اے راہنما تمامی دا

وٹڈنے پتا سے نی میں، ہسنے نیں ہا سے نی میں، مدنی جے مکھڑا دکھاوے

نبی مختار آگیا بطرز: بوہے باریاں

غم خواریاں کرن لئی ساڈیاں رب دا اوہ یار آگیا
اٹھو عاصیو! سوہنا ساڈے واسطے بن کے بہار آگیا

باراں ربیع الاول دیہاڑا

آیا سوہنا بن کے لاڑھا

رکھ تاج شفاعتاں دا سرتے دین لئی دیدار آگیا

میرے خزانے میں تیرے خزانے

جگتے لٹا بھاویں کسے وی بہانے

رب آکھیا اے وچ قرآن دے ایہ نبی مختار آگیا

کنجیاں جنتی جیب چچ پالے

دوزخ توں جنوں مرضی بچا لے

سرداریاں دی میرا آقا سرتے رکھ دستار آگیا

حشر دیہاڑے خلقت روسی

رب جلال اگے کوئی نہ ہوسی

نبی کہن گے ، سوہنے نوں آؤندا ویکھ کے ، اوہ ساڈا سردار آگیا

اوگن ہاراں دا اوہ والی

نبی وی نظامی جس دے سواالی

اٹھو غم زدو! رونے ہن مک گئے ویکھو غمخوار آگیا

دنیا تے آیا نہیں

بطرز: لہجہ کے لیاواں کتھوں سوہنا تیرے نال دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

رب نے بنایا تینوں والی دو جہان دا

غریباں تے یتیمانوں دلا سے دین والیا

جگ اُتے روندیاں نوں ہا سے دین والیا

تیرے بن کہڑا اتھے دکھیاں نوں جان دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

آؤندیاں ای رب اگے کیتیاں دعاواں نہیں

معاف کروائیاں تاں ساڈیاں خطاواں نہیں

مان تاں رکھ لیا آقا ساڈے مان دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

آقا دے میلا دوالے جھنڈے رب لائے نہیں

لے کے جلوس نوری دنیا تے آئے نہیں

ہر کوئی قصیدہ گاوے آقا ذی شان دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

ہر پاسے آقا تیرے ناں دے ای نعرے نہیں

پڑھدے درود تیری ذات اُتے سارے نہیں

ہر کوئی من دا اے فیصلہ قرآن دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

کیف تے سرور و نڈے تساں دے میلاد نہیں

اساں جہے عاصیاں دے ہو گئے دل شاد نہیں

موقع ہتھ آیا دل اجڑے وسان دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

میرے اُتے کیڑا سوہنے کرم کمایا اے

سوہنیاں توں سوہنا روضا سوہنے نے ویکھایا اے

کرم نظامی تائیں نبی سلطان دا

دنیا تے آیا نہیں کوئی نبی تیری شان دا

ساڈیاں وی مک جان دوریاں

طیبہ جاون والیا راہیا
آکھیں کملی والیا ماہیا..... سوہنیا

ساڈیاں وی مک جان دوریاں

ہتھ بنھ پہل سلام کہویں توں
فیر میرا پیغام ذویں توں
جیکر آکھو میں وی آواں

دل دے ڈکھڑے کھول سناواں..... سوہنیا

جھوکاں وسائیاں جتھے نوریاں

اک واری آقا دید کرا جا
میں تڑی تے کرم کما جا
جیکر آ جاون سرکاراں

دل دے گلشن آون بہاراں..... سوہنیا

مل جان مینوں منظوریاں

ہر ویلے تیری آس ہے رہندی
 جندڑی درد و چھوڑے سہندی
 آقا تیریاں وچ اڈیکاں
 لنگھ دے جاندے وار تریکاں..... سوہنیا

دل دیاں آساں نیں ادھوریاں

تیرے ورگا کدھرے ناہیں
 ہجر وچ روواں مار کے آہیں
 پھر کے ہور دوارے دیکھے
 سخی جہان دے سارے دیکھے..... سوہنیا

تیرے بن پیندیاں نہیں پوریاں

میں بے زر دا زور نہیں آقا
 تساں جہیا کوئی ہور نہیں آقا
 تیرے کول نظامی آوے
 دل دے دکھڑے کھول سناوے..... سوہنیا

مک جان سبھے مجبوریاں

(اپنے بڑے بھائی الحاج عبدالمجید اختر دی حج روانگی تے لکھی گئی)

گنت گنزا سی مخفی رب سوہنا

گنت گنزا سی مخفی رب اوہنے چاہیا کوئی میراوی نور دیکھے
ایسا وچ تصور شہکار بنیا خود مقصور وی ہو مسحور دیکھے
اوس رب غفور نون دیکھنا سی اوہدے وتے پیا رب غفور دیکھے
دیکھ دیکھ کے ہو گیا آپ عاشق، رب اپنا نور ظہور دیکھے

بڑا آکھیا نوریاں

بڑا آکھیا نوریاں، رب سائیاں، کہوی گلے انسان بناونا ایس
اپنے وچ جہان فساد کر کے اک دوہے دا خون بہاونا ایس
رب آکھیا میں جو کرداں ہاں تہاڈی سوچ شعور نہیں آونا ایس
پہلوں گھل کے اپنے نبی سارے فیر سو ہنا محمد ﷺ دیکھاونا ایس

رب آکھے فرشتیو

رب آکھے فرشتیو! گل سن لو نالے مومنو میرا فرمان سن لو
میرے سوہنے تے رل درود پڑھیو اپنے آپ تے کرو احسان سن لو
سوہنے نبی تے میں درود پڑھناں ورد کرداں ہاں ہر آن سن لو
کملی والے دے صدقے بخش دیاں اپنے مولا دا خاص اعلان سن لو

سر سجدیوں چکن تے دن چڑھدا

سر سجدیوں چکن تے دن چڑھدا سجدا امت لئی کرن تے رات ہووے
 جویں توں راضی اوویں رب راضی ساڈے وئے کرم دی جہات ہووے
 پڑھدا رہواں درود سلام آقا بھادیں موت تے بھادیں حیات ہووے
 نظامی منکر نکیر نے آکھنا کیہ جیکر ساہنے نبی دی ذات ہووے

ناں چم کے سوہنے والا اکھیں

ناں چم کے سوہنے والا اکھیں تیریاں اکھاں نہ ٹھرن تے تاں آکھیں
 اوہدی ذات تے پڑھ درود ہر دم آقا کرم نہ کرن تے تاں آکھیں
 سچے دل تھیں کلمہ پڑھیں اوہدا تیرے کم نہ سرن تے تاں آکھیں
 بیامنگ سرکار دے در اتوں آقا جھولی نہ بھرن تے تاں آکھیں

آون والا اے ماہ رمضان

آون والا اے ماہ رمضان جیکر کرم کرن آقا طیبہ پاک لنگھے
 اوہناں راہواں تے کراں ہمیش سجدے جہناں راہواں توں شاہ لولاک لنگھے
 ولی قطب تے غوث ابدال سارے حمدے پاک مدینے دی خاک لنگھے
 اوہناں منگی نظامی نہیں شہنشاہی جہڑے آقا دے دروں جو چاک لنگھے

صرف رب نون پتاسی

صرف رب نون پتاسی جگ والامیلا کوں ایہ رب کریم کرنا
نور کر کے وکھرا اک پاسے جدوں تکنا الف نون میم کرنا
ایسے نور نون جگ تے ونڈنے لئی بت آدم دا فیر تعظیم کرنا
مولا پاک نے سلسلا نور والا آل نبی دے راہیں تقسیم کرنا

طیبہ پاک وچوں آکے

طیبہ پاک وچوں آکے کیہ دساں کوپس گنگھدے نیں دن رات میرے
کملی والے سرکار دی حاضری دے چین لین نہیں دیندے جذبات میرے
جدوں جان لئی میں تیار ہوناں ڈک لیندے نے مینوں حالات میرے
ہر ویلے نظامی دا جی کردا اڈ کے پہنچن مدینے ذرات میرے

نور دے رنگ

دیندے گئے نیں نبی تے مرسل آپو اپنے پور دے رنگ
کسراں عشق وکھائے دوروں جو سن رب غفور دے رنگ
اکو جھلکیں طور سی سڑیا ویکھ اوہدے دستور دے رنگ
سوہنے آپ نظامی ویکھے عرش تے جا کے نور دے رنگ

بڑا شوق دل وچ تیرا گھر ویکھاں

بڑا شوق دل وچ تیرا گھر ویکھاں ربا سوہنیا میری وی وار آجائے
تیری رحمت دا نہیں کوئی حد بنا سدا چاہویں تے کل سنسار آجائے
ہر طرف رحمت واجاں مار دی اے چہنے ویکھنائے پروردگار آجائے
میرے اک نال مولا کیہ فرق پینا جیکر در تیرے اوگن ہار آجائے

کملی والیا کرم دی نظر کر دے

کملی والیا کرم دی نظر کر دے عیاں نال بھرے ایس نظامی اُتے
مینوں حجاں نمازاں دا مان کوئی نہیں اک ناز اے تیری غلامی اُتے
اک وار سد لے فیر وچ قدماں نظر پانہ کسے وی خامی اُتے
کر سوہنیا کرم دی نظر ایسی نظر کیتی سی جویں توں جامی اُتے

سینے میرے چ ٹھک ٹھک رہے

سینے میرے چ ٹھک ٹھک رہے کردی ہر ویلے سوہنیا یاد تیری
ہر پڑ چ یارسول اللہ ﷺ مینوں چاہی دی بس امداد تیری
نعتاں پڑھدا رہاں میں کول تیرے سچی رہوے ایہ محفل میلاد تیری
پیش کراں درود و سلام آقا ہووے نعت میری ملے داد تیری

ستے لیکھ ازل دے جاگ اٹھے

ستے لیکھ ازل دے جاگ اٹھے جہڑے ویلے سرکاروں پیام آیا
میں حیران ہو یا بخت اپنے تے گنہگار لئی کیوں انعام آیا
اکھاں نٹھی دے نال بھجھ گھیاں دل تے رحمت دی ہون برسات لگی
میںوں آکھیا قاصد نے جس ویلے تدا حاضری دا تیرے نام آیا

میںوں نازاے اپنے لیکھ اُتے

میںوں نازاے اپنے لیکھ اُتے طیبہ پاک دا سفر نصیب ہو یا
قسم رب دی میںوں نہیں پتا لگا سارا حیلہ وسیلا عجیب ہو یا
میںوں میری سرکار نے سدیا اے تاہیوں جاونا درِ حبیب ہو یا
وچ لسٹ دے اوہدا ای ناں آوندا اے اوہدے قرب دے جہڑا قریب ہو یا

جہدے شہر دی خاک شفا دیندی

جہدے شہر دی خاک شفا دیندی اُس کامل طیب کول چلیا واں
جہدی وعظ حشر تک اثر کر گئی اوس سوہنے خطیب کول چلیا واں
نفس اپنے دے نال جہاد میرا میں فتح قریب کول چلیا واں
چٹھی آئی نظامی سرکار ولوں تاہیوں سوہنے حبیب کول چلیا واں

کرماں والی اوہ تھاں سبحان اللہ

کرماں والی اوہ تھاں سبحان اللہ جی سدا ای جان دے لئی کردا اے
 اڑ جاندا اے رب دے گھر اوڑک کیتے رمی کردا کیتے سعی کردا اے
 بندا اپنا فرض ادا کردا! اے پر سب کجھ رب دے لئی کردا اے
 جہڑا وچ مدینے دے پہنچ جاندا سجدے شکر والے کئی کئی کردا اے

کملی والے دے بوہے تے جان والا

کملی والے دے بوہے تے جان والا ویلا جویں جویں نیڑے آ رہیا اے
 مدنی آقا محمد دا عشق میرے لوں لوں دے وچ سما رہیا اے
 جیوں جیوں منزل نیڑے آ رہی اے پنچھی دل میرا اڈی جا رہیا اے
 دنے رات پیہا ایہ دل والا نغمے صلن علی دے گا رہیا اے

سینا سڑا رہیا جو ہجر اندر

سینا سڑا رہیا جو ہجر اندر مدت بعد اوہ اج کافور ہویا
 پھل آساں دے دڑی موہن لگے مکھ خشی دے نال مسرور ہویا
 عشق سوہنے دا جدوں ظہور ہویا ویڑھا دل والا نور و نور ہویا
 شاکر رہیا نظامی جو ہر ویلے اوہو حاضری لئی منظور ہویا

سانوں اپنی سمجھ نہیں اے لگی

سانوں اپنی سمجھ نہیں اے لگی اسیں کسے نوں سمجھ کیہ سکے آں
 کہڑے رنگ چہ پھرنے آں پتا کوئی نہیں، سنگ والیاں داسنگ رکھنے آں
 کول شام دے ہوندی اے شام ساڈی، مزے ہجر فراق دے چکھنے آں
 بے پرواہ نظامی دے نال لاکے اوہدے نازو انداز پئے تگنے آں

سول عشق دی لگی بے وچ سینے

سول عشق دی لگی بے وچ سینے، سمجھیں عشق دی سولی وی چڑھیں گا توں
 لوکاں ڈکنا ایں تے توں رکنا، انا لحق والا سبق پڑھیں گا توں
 یوسف بن کے نسیں گا توں اگے پچھوں وانگ زلیخا وی پھڑیں گا توں
 لوکاں پاگلا پاگلا آکھنا ایں دس نال کہدے کہدے لڑیں گا توں

ساتی پنی ایں مئے ضرور تیتھوں

ساتی پنی ایں مئے ضرور تیتھوں جہڑے مٹ چوں شاہ منصور پتی
 شاہ شمس نے پوش لہا پتی نچ نچ کے بلھے قصور پتی
 کسے جھوک دی جھوک لٹا پتی کسے جا کے تے اُتے طور پتی
 ایسا نشہ ہووے تیری نظر والا لوک کہن نظامی ضرور پتی

کملی والے محمد ﷺ واذکر

کملی والے محمد ﷺ واذکر سوہنا حشر تیک بیان نہیں ہو سکا
اوس سوہنے توں سوہنی میں نعت لکھاں تو با ایڈ گمان نہیں ہو سکا
سوہنہ رب دی آقا دی شان ورگا کوئی ہو ر انسان نہیں ہو سکا
سوہنے بنا نظامی نجات والا کوئی پیدا سامان نہیں ہو سکا

کملی والے دی صفت سبحان اللہ

کملی والے دی صفت سبحان اللہ کوئی ملک انسان نہیں کر سکا
نبیاں مرسلاں چوں وڈی شان پائی اللہ اللہ بیان نہیں کر سکا
بنا آقا توں ہووے گا ہو ر شافی تو با تو با گمان نہیں کر سکا
جنا کرم نظامی حضور ﷺ کچا کوئی ہو ر سلطان نہیں کر سکا

اللہ پاک نے رازوی دان کیتے

اللہ پاک نے رازوی دان کیتے **وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ** کہہ کے
قسم رب دی ذرا نہیں بھیت دتا حضرت موسے نوں پیارے کلیم کہہ کے
کسے ہو ر نوں رب کیہ بھیت دیند **أَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ** کہہ کے
بھلا اوس دی صفت کیہ کرے کوئی جہوں رب آکھے **رُؤْفٍ رَحِيمٍ** کہہ کے

میں رہوں گا منتظر اُس شام کا

ذکر کرتا ہوں میں اُنکے نام کا
کام میرا ہے یہی اک کام کا

مجھ پہ رکھتے ہیں نظر ہر حال میں
کیا پتہ ہے مجھ کو خاص و عام کا

شام آئیں گے وہ جس بھی شام کو
میں رہوں گا منتظر اُس شام کا

اُن کے گن گاتا رہوں گا عمر بھر
صدقا کھاتا ہوں میں اُن کے نام کا

پھر رہا ہوں میں فضائے نور میں
پردہ جیسے ہو کوئی احرام کا

میں کھڑا تھا مرکزِ انوار پر
دام والا تھا کوئی بے دام کا

بارگاہِ جانِ جاں تک لے گیا
کوئی راہی اُن کے نقشِ گام کا

وہ پلائیں گے نظامی ہاتھ سے
کیف ہو گا حشر تک اُس جام کا

مدینے پاک جانے کی لگی ہے

مدینے پاک جانے کی لگی ہے
مبارک دوستو کیسی گھڑی ہے

وہاں رکتی نہیں بارانِ رحمت
لگا رکھی خدا نے وہ جھڑی ہے

مدینے پاک کی ہر اک گلی سے
صدا صلِ علیٰ میں نے سنی ہے

قدم دل سے اٹھا کے اب چلو تم
ارے شہر نبی ﷺ کی یہ گلی ہے

لگا کر ہاتھ جالی کو میں چوموں
مجھے تو یہ سعادت بھی بڑی ہے

بنا دو میرا بھی طیبہ میں مسکن
یہ میری آرزو بس آخری ہے

لحہ میں کون آیا ہے نظامی
کہ ہر سو روشنی ہی روشنی ہے

(مکہ پاک سے مدینہ منورہ روانگی پر لکھی گئی)

دل جھوم اٹھا میرا

دل جھوم اٹھا میرا سرکار ﷺ کے روضہ پر
جس وقت پڑھا سہر سرکار ﷺ کے روضہ پر

جب چومتی ہیں نظریں اُس گنبد خضریٰ کو
آتا ہے نظر چہرہ سرکار ﷺ کے روضہ پر

پڑھتی ہیں فضائیں بھی ہر وقت درود اُن پر
عشاق کا ہے ڈیرا سرکار ﷺ کے روضہ پر

ہر مانگنے والے کو آقا نے ہے فرمایا
سب کچھ ہی تو ہے تیرا سرکار ﷺ کے روضہ پر

آتے ہیں شہنشاہ بھی جس در پہ گدا بن کر
کاسہ بھی بھرے میرا سرکار ﷺ کے روضہ پر

واں باغ ارم بھی ہے واں حسن کے جلوے بھی
اور نور کا ہے گھیر سرکار ﷺ کے روضہ پر

جس طرف بھی دیکھو تم ہے بھیڑ غلاموں کی
امت کا رہے پھیرا سرکار ﷺ کے روضہ پر

کشکول لئے میں نے دیکھا ہے نظامی کو
ہے ڈالے ہوئے ڈیرہ سرکار ﷺ کے روضہ پر

روضے پہ تیرے آقا

روضے پہ تیرے آقا ، کتنا سماں ہے پیارا
 وہ دلربا نظارہ ، دکھلا دو پھر خدارا
 طیبہ کی وہ فضائیں ہر وقت یاد آئیں
 اب بھولتا نہیں ہے وہ دل نشیں نظارا
 ہاتھوں میں تھامے جالی لاکھوں کھڑے سواہی
 ہم بیکسوں کا آقا در پہ تیرے گزارا
 سنتے ہو سب کی بولی بھرتے ہو سب کی جھولی
 سرکار تیرے در کا منگتا جہان سارا
 لیکر گناہ سر پر آئیں جو تیرے در پر
 ان پر بھی چشمِ رحمت یہ ہے کرم تمہارا
 اے پیکرِ عنایت ، ہو مجھ پہ چشمِ رحمت
 اسی سالِ حاضری کا ہو جائے پھر اشارا
 گر آپ کا کرم ہو پھر سامنے حرم ہو
 پھر دیکھے لے نظامی روضہ وہ پیارا پیارا

کبھی وہ دن بھی آئے گا

کبھی وہ دن بھی آئے گا ہمیں آقا بلائیں گے
کرم سرکار کا ہو گا مدینے ہم بھی جائیں گے

ادب سے ہاتھ باندھے ہم کھڑے ہونگے غلاموں میں
یہ نہ پوچھو جو مانگیں گے یہ نہ پوچھو جو پائیں گے

وہاں دریائے رحمت میں کریں گی جب وضو آنکھیں
خدا کے نور کی برکھا میں پھر ہم بھی نہائیں گے

نگاہوں میں سمولیں گے وہ منظر سارا روضے کا
وہیں سرکار سنتے ہیں وہاں ہم بھی سنائیں گے

کہاں دنیا میں ہے کوئی تمہارے بن نظامی کا
کہیں گے پھر میرے آقا تجھے سینے لگائیں گے

ہر وقت خیالوں میں

ہر وقت خیالوں میں وہ بیٹھا مدینہ ہے
 سرکار کا روضہ ہی رحمت کا خزینہ ہے
 فرمان خدا سن لو گر شوق ہے بخشش کا
 سرکار کے در پہنچو، بخشش کا وہ زینہ ہے
 سرکار کی فرقت میں دل میرا تڑپتا ہے
 اس حال میں بتلاؤ جینا کوئی جینا ہے!
 شیدائی عجو اُن کا ہے اُسے لوگ یہ کیا سمجھیں
 رکھتا ہے خبر سب کی وہ دانا و بیانا ہے
 منبر پہ بٹھا کے جو حسان کو بخشا تھا
 اُس جام کا اک قطرہ سرکار سے پینا ہے
 یہ عنبر و کستوری یہ لالہ و گل سارے
 ان سب سے معطر تو آقا ﷺ کا پسینہ ہے
 جس دل میں محبت ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی
 ایماں ہے نظامی کا وہ سینہ مدینہ ہے

حق علیؑ

لے نام علی ہو جاوے گی
تیری بھلی بھلی حق علیؑ

ہر ویلے ایہو کہندا رہو
توں گلی گلی حق علیؑ

ایہ ذکر کریندے رات دنے
سب ولی جلی حق علیؑ

تیرے عشق دی خشبو دیندی اے
ہر کلی کلی حق علیؑ

تیرے ناں دے صدقے ہر مشکل
ہے ٹلی ٹلی حق علیؑ

تیرے عشق دی شمع ہر سینے
ہے بی بی نبی حق علیؑ علیؑ

تیرا ناں سن مشکل نس جاندی
ہے کھلی کھلی حق علیؑ علیؑ

ہن سن لو ہیریاں فریاداں
جند چلی چلی حق علیؑ علیؑ

لائے نعرہ خون نظامی دا
حق علیؑ علیؑ حق علیؑ علیؑ

ادرکنی یا علیؑ جی

میری مدد نون آؤ ادرکنی یا علیؑ جی
آکے کرم کماؤ ادرکنی یا علیؑ جی

سرتے تساں دے سجدا ولیاں دا تاج سوہنا
مینوں وی خیر پاؤ ادرکنی یا علیؑ جی

ہو کے میں منگتا تیرا غیراں دے بوہے جاواں؟
رستے نجف دے پاؤ ادرکنی یا علیؑ جی

حاجت روا تسیں او مشکل کشا تسیں او
مشکل میری مکاؤ اور کنی یا علیؑ جی

تری شان پاک عالی تری گل خدا نہ ثالی
میرے تے جہات پاؤ اور کنی یا علیؑ جی

پنجتن دا صدقا شاہا سن ہو ایہ عرض میری
ہن سارے غم عمشاؤ اور کنی یا علیؑ جی

تری شان دے قصیدے لکھ لکھ سناواں. آقاؑ
میرے وی ویڑھے آؤ اور کنی یا علیؑ جی

مرے کفن تے لکھیا نظامی علی دا منگتا
منکر - نکیر و جاؤ اور کنی یا علیؑ جی

مشکل کشا مولا علی رضی اللہ عنہ

سخی وی غنی وی وصی نبی وی مشکل کشا مولا علی باکمال اے
شہر علم دا ہے دروازا حیدرؑ، زمانے تے جس دی نہ کوئی مثال اے

کعبے دے اندر ہوئی اے ولادت

تے مسجد دے اندر پائی شہادت

خدا دے ای گھر چ علی ہوئے پیدا ، خدا دے ای گھر چ علی دا وصال اے

تحفہ سی ملیا نبی نون خدا توں

علی نون اوہ ملیا در مصطفیٰ توں

سبھ دا علی نے کجیا اے پردا ، قلب علی نوں سبھ دا خیال اے
 چہرا علی دا تکنا عبادت
 اوہدا نام لینا تے سننا عبادت
 علی دی محبت جس دل دے اندر ، زمانے تے ہونا نہیں اُس نوں ملال اے
 عظمت علی دی میں دیکھی نرالی
 چمکدا اے سونا جویں وچ کٹھالی
 خیر دا فاتح ہے اسد اللہ حیدر ، جگ تے شجاعت جہدی لازوال اے
 نظامی علی دے پنیں رتے نرالے
 من کنٹ مولا کیہا کملی والے
 اوہدے پاک درتوں ہر چیز ملدی ، سائل نے کیتا جووی سوال اے

ولی علیؑ نون کہناتے اک پاسے

ولی علیؑ نون کہناتے اک پاسے دلوں متن جو اوہناں نون ولی کہناں
 جہدا نبی مولا اوہدا علی مولا گل نبی دی میں گلی گلی کہناں
 اوہدے ناں تون مشکلاں حل ہوون تاہیوں ہر ویلے علیؑ علیؑ کہناں
 منکر ایویں نظامی نون غلط سمجھن جہڑی گل کہناں اوہ میں بھلی کہناں

مولا علیؑ دا کرن لئی ذکر مولا

مولا علیؑ دا کرن لئی ذکر مولا بھانڈے دل والے ساڈے قلعی کردے
 عشق علیؑ دا ساڈیاں دلاں اندر صدقا علیؑ دا ای بھلیو بھلی کردے
 سچے عاشق اوہ مشکل کشا دے نیں ذکر علیؑ دا جو گلی گلی کردے
 قبر وچوں نظامی جی حشر ویلے اسیں اٹھنا اسیں علیؑ علیؑ کردے

ذکر علیؑ دا اے سوہنے نبی کیتا

ذکر علیؑ دا اے سوہنے نبی کیتا نالے قطب قلندر تے ولی کردے
 حب دار جہڑے مولا علیؑ دے نیں علیؑ علیؑ پھردے گلی گلی کردے
 منگتے جہڑے وی علیؑ دی گلی دے نیں کسے اگے نہیں کدے وی تلی کردے
 روز حشر دے پل صراط اتوں اسیں لنگھ جانا علیؑ علیؑ کردے

درشان بی بی پاک سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

جہدا سورج وی کردا حیا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے
پوری رات جہدا اک سجدا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے

لقب جہدا سیدہ تے زہرا عابدہ
بی بی پاک فاطمہ طیبه طاہرہ
جہدا نام خود رب رکھیا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے

کملی والے آقادی اکھدے اوہ تارے نیں
 حسنؑ تے حسینؑ بیٹے لاڈلے پیارے نیں
 جہدا شوہر ہے مشکل کشا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے

جہدے گھر جبریلؑ پسدا اے چکیاں
 کر کے عبادتاں اوہ کدی وی نہ تھکیاں
 جہڑی جنتاں دی بنی وارثا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے

نبی سوہنا علیؑ مولا ذات بی بی پاک دی
 حسنؑ تے حسینؑ شان صاحب لولاک دی
 پنجوں پاکوں وچ نام جس دا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے

زہرہ دسرتے جو بہن والے کتے نیں
 شانوں وچ غوثاں تے قطباں توں اچے نیں
 نظامی کھاوندا اے جہدا صدقا بیٹی اوہ رسول پاک دی اے

بی بی فاطمہ دی شان پاک

بی بی فاطمہ دی شان پاک اندر لفظ اک وی بولنا بہت مشکل
 پوری دنیا وچ اوہدی شان ساہویں کسے ہور نوں تولنا بہت مشکل
 بی بی بھیت اک اللہ رسول دا اے اس بھیت نوں کھولنا بہت مشکل
 دو جا ہور نظامی کائنات اندر اوہناں جہیا کوئی ٹولنا بہت مشکل

بی بی سیدہ زاہدہ فاطمہؓ دا شان

بی بی سیدہ زاہدہ فاطمہؓ دا شان لکھن لئی بیٹھا میں جیسی ویلے
 اوس ذات تے پہلے درود پڑھیا فیر حرفاں دے جوڑ توڑ میلے
 کمالی علیہ السلام والا اے باپ تے علیؓ شوہر جہدی گودی چہ حسنؓ حسینؓ کھیلے
 دیکھو اوہدی اولاد نے وچ کربل امت واسطے دکھ تے درد جھیلے

بی بی پاک دی شان سبحان اللہ

بی بی پاک دی شان سبحان اللہ نام فاطمہ رب نے گھلایا اے
 بے مثل تے بے مثال سوہنا ناں سن جبریل وی ہلایا اے
 دن آپ سرکار نوں ناں سوہنا لے عرش توں جھومدا چلایا اے
 نظامی لین مبارکاں ملک حوراں بوہا آن سرکار دا ملیا اے

امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ

سچ وی نال نخسی دے ہسیا کر بل وچ جد آئے حسینؑ
دُنیا اُتوں جھوٹھ دے ویکھو ناویں آپ مٹائے حسینؑ

باطل اگے سر نہیں جھکیا سچ دا شملا اچا رکھیا
اپنی جان وی دتی نالے، پھڑے آپ گہائے حسینؑ

حشر دے دن تک اوہناں وچوں مہکاں آوندیاں رہن گیاں
جرات ہمت والے جگ تے جہڑے بوٹے لائے حسینؑ

دھرتی کنھی فلک نے ڈولھے اس ویلے سی خون دے ہنچھو
لاش اکبردی موڈھیاں اُتے چاکے جدوں لیائے حسینؑ

ثابت قدم نظامی رہنا ہر یزیدی دور دے اندر
ظلم دے اگے کدی نہ جھکنا سانوں سبق سکھائے حسینؑ

سلام بخضور امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

السلام اے مصطفیٰ کے نور عین السلام اے فاطمہؑ کے دل کے چین

السلام اے پسر حیدر السلام السلام اے صبر پیکر السلام

السلام اے راکب دوشِ رسولؐ ہو سلامی اے امام ابنِ بتول

کربلا کی سب کہانی یاد ہے واری اکبر نے جوانی یاد ہے

ہو سلام عباس پیرے علمدار تیرے دل میں تھا شہادت کا خمار

میں ہوں اہلبیت کا ادنیٰ غلام سب شہیدوں کو نظامی کا سلام

درشان امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

میرے آقا حسین دا ذکر سن کے ایویں کملیا متھڑے وٹ نہ پا
 لیکے غم شبیر دی استری نوں وٹ دل دے کڈھ توں جھٹ نہ پا
 لیکے ہتھ وچ ترازو انصاف والا تول پورا ای تول وٹے گھٹ نہ پا
 وٹے وٹ نظامی توں جا ٹریا اپنے عشق دی راہ وچ وٹ نہ پا

کربل اندر حق دیاں

کربل اندر حق دیاں جھوکاں جہناں آپ وسائیاں نہیں
 اوہناں شیر جوناں ویکھو کیتیاں کیڈ کمائیاں نہیں
 لکھ لکھ وار سلام نظامی ، کردا اوہناں پاکاں نوں
 ظلم دے تکھے تیراں اگے جہناں ہتگاں ڈاہیاں نہیں

سہرا

داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ

داتا پیا دے در تے آؤنا چنگا لگدا اے
آکے جھولی نوں پھیلاؤنا چنگا لگدا اے

غم بھل جانڈے سبھ دنیا دے ، داتا پیا دے در تے آکے
چم کے چوکھٹ سینے لاؤنا چنگا لگدا اے

در تے آؤن والیاں تائیں داتا فیض کرم دا ونڈے
منگتیاں والا بھیس وٹاؤنا چنگا لگدا اے

آون والے ہر منگتے نوں صدقا سوہنے پاک نبی دا
گنج بخش نوں گنج ورتاؤنا چنگا لگدا اے

صدقہ علیٰ دا کر دیندے نے گھر پورا لچ پال مرے
داتا نوں میرے درد ونداؤنا چنگا لگدا اے

کرن غلامی پاکپتن توں باوا گنج شکر جی آئے
صدقہ قطب معین دا پاؤنا چنگا لگدا اے

داتا جی دے بوہے اتوں جھولیاں بھرتو بخشیاں نال
گنج بخش دا عرس مناؤنا چنگا لگدا اے

جہدا کھائیے اوہدا گائیے کہہ گئے لوک نظامی نوں
داتا صاحب دا کھانا، گاؤنا چنگا لگدا اے

بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ

حق فرید میرے باوا فرید باوا فرید میرے باوا فرید حق فرید یا فرید

پیر میرے دے دے تے نہر دم رحمت رب دی دے
وکیچ کے روضہ نوری نوری دل خوشیاں تھیں ہسے

باوا دے قد میں جینا ایں

ایتھوں عشق پیالہ پینا ایں

ہو دے وچ غلاماں ناں میرا

کم بن دا اے فر تاں میرا

حق فرید میرے باوا فرید باوا فرید میرے باوا فرید حق فرید یا فرید

صابر پاک دا واسطہ جہڑا ایں دوارے پاوے

پیر نظام دے صدقے ایتھوں جھولیاں بھر لے جاوے

نہ خالی سائل مڑا اے
 دل مٹٹیا ہو یا جڑا اے
 میں سچیاں گلاں کہناں واں
 میں ناں مرشد وا لینا واں
 حق فرید میرے باوا فرید باوا فرید حق فرید یا فرید

لجاں شرماں والا مرشد سبھ دی لاج نبھاوے
 نظر کرم دی جس تے پاوے سۓ لیکھ جگاوے
 میرا مرشد کاسے بھردا اے
 سب آساں پوریاں کردا اے

میں ایسے در توں منگدا ہاں
 میں منگدا مول نہ سنگدا ہاں
 حق فرید میرے باوا فرید باوا فرید میرے باوا فرید حق فرید یا فرید
 تیرے در توں آ کے منگیا قطباں، پیراں، والیاں
 میں وی تیرے در تے باوا آساں لے کھلیاں

اکھیاں دے وچ اتھرو لے کے

تیریاں قذماں دے وچ بہہ کے

ایہ اپنی عرض سناواں جی

کرو میریاں معاف خطاواں جی

حق فرید میرے باوا فرید باوا فرید میرے باوا فرید حق فرید یا فرید

چمڈے چوکھٹ اولیا تیرنی قدسی دین سلامی

تیرے در تے سیس نواندے صابری تے نظامی

توں قطب الدین دا پیارا ایں

توں حق دا خاص نظارا ایں

توں نبی دی اکھ دا تارا ایں

دکھیاں دے لئی سہارا ایں

حق فرید میرے باوا فرید باوا فرید میرے باوا فرید حق فرید یا فرید

حضرت امیر خسروؒ کے حضور

لاکھوں تجھے سلام حضرت امیر خسروؒ
اونچا تیرا مقام حضرت امیر خسروؒ

تھی زیت کے سفر میں ترے در کی حاضری
منظور ہو قیام حضرت امیر خسروؒ

جو بھی جنوں ملا جس مئے سے آپ کو
کردو عطا وہ جام حضرت امیر خسروؒ

وہ تھا تمہارا قلب رہا جلتا عشق میں
غلام زری نظام حضرت امیر خسروؒ

کردی ہے جو ہدایت رہ عشق میں زماں کو
وہ آپ کا ہے کام حضرت امیر خسروؒ

آخر پناہ ملی قدموں میں شیخ کے
تجھ کو ملا انعام حضرت امیر خسروؒ

حضرت نظام الدین پہ ، دل جاں کیا فدا
کی زندگی کی شام حضرت امیر خسروؒ

ہیں نظامی سبھ غلام خواجہ نظام کے
غلاموں کا تو امام حضرت امیر خسروؒ

شاہ عباسؒ دے حضور

اتھے آیاں دل ٹھروا اے تاں پاؤنے آں پھیرے بابا
تیرے ورگا ہور نہ کوئی میرے وانگ ہتھیرے بابا

بھیڑ پوے تے اسیں وی تیرے در تے بھجے آونے آں
کرم کماؤ کرم کماؤ میرے بابا میرے بابا

اپنے رنگ وچ رنگ کے سانوں عشق دے پینڈے پا دتا
دوئیں جہانیں ہوں تیرے رتے ہور اچیرے بابا

اوس ویلے محسوس ایہہ کرناں میرے دل نوں راحت مل گئی
جد وی تیرا ورد پکا کے من دے منکے پھیرے بابا

میںوں گھر دیاں راکھیاں اُتے بھورا وی اتار نہیں
کیہڑے ویلے گھر وچ آون بن کے آپ لیٹرے بابا

انج لگے جوں ساڈے دشمن ساڈے گھر وچ آگئے نیں
بُکل وچ لکولے سانوں ویری چار چوہیرے بابا

نظامی اُتے کرم کماؤ خیر وصل دا جھولی پاؤ
تیرے درتے آ بیٹھے آں بن کے منگتے تیرے بابا

ماں دی شان

کملی والے دی درگاہ وچ اک صحابی آیا
دنیا کولوں خاہش وکھری دل دے وچ لیایا

کہن لگا دہلیز جنت نوں بوسا دینا چاہناں

ایہ ارمان میں اپنے دلدا پورا کرنا چاہناں

گل بن جائے جے کر میری بھار ایہ میرا لہ جائے

فرحت مل جائے لوں لوں نوں تے ٹھنڈ کھیجے پے جائے

بیشک دیکھاں نہ میں جنت پر ایہ خاہش میری

چھاں میں دہلیز جنت دی لگے نہ کوئی دیری

جنت دی دہلیز جے چمنی پاک نبی فرمایا

ماں دے پیراں نوں توں چٹھیں جو جنتی سرمایا

کملی والے آکھیا اُس نوں ماں دے پیریں پے جا
 ماں اپنی دے پیریں پے کے مزے بہشتی لے جا
 کہن لگا ماں میری آقا ٹر گئی ایس جہانوں
 طلب میری کنج پوری ہوئی رو رو کہوے زبانوں
 دو جگ اندر رب تہاڈا کیتا شان اچیرا
 کملی والیا ایہ اک مسلا حل فرماؤ میرا
 کہن لگے فیر میرے آقا غم نہ کر توں ماسا
 اپنی ماں ہدی قبر دا چم لے پیراں والا پاسا
 آکھیا نبی ﷺ حمید نظامی ماپیاں دی کر سیوا
 آقا دے فرمان مطابق کھاسیں جنتی میو

سدا نہیں رہندے ماں باپ سرتے

سدا نہیں رہندے ماں باپ سرتے ایہ گل جانے سارا جگ یارو
 کسے موڑتے چنے نہیں اُف کیتی پتر ماپیاں دا اوہ سلگ یارو
 رحمت رب دی اوس دے نال رہندی ہوندی کدے وی نہیں الگ یارو
 جہڑا ماں دے سرنوں کجدا اے سچے اوس دے سرتے پگ یارو

پیر لچ پال دلدار ہونا چاہی دا

پیر لچ پال دلدار ہونا چاہی دا

اکھاں اگے پیر سردار ہونا چاہی دا

جتھے جتھے دیکھاں میں اوتھے اوتھے دسیں توں

ہر ویلے سوہنیا دیدار ہونا چاہی دا

اتھے تے اوتھے بس، مینوں خدا دی سوہنہ

تیرا ای سہارا سرکار ہونا چاہی دا

رب نہ کرے جے یار پیر کتے رس جائے

نچ کے مناؤن لئی تیار ہونا چاہی دا

نیناں والے جام تسمیں سبھنوں پلاؤندے او

ساڈے لئی وی کجھ تے خمار ہونا چاہی دا

اکھیونی دیکھو نہ جے نہیں سوہنیا چاہوندا

دلا تینوں اوہدا انتظار ہونا چاہی دا

پیر والے بوہے نوں نظامی کعبہ جان کے

تینوں حج واسطے تیار ہونا چاہی دا

چٹیاں کاغذاں اُتے

میں ادبوں ڈردی سوہنیا گل کردی نہیں اظہار کردی
چٹیاں کاغذاں اُتے میری قلم لکیراں مار دی

جے آویں میریا سوہنیا تے ہسن دل دیاں گلایاں
جے پیر دھریں گھر میرڑے تے چمکن دل دیاں گلایاں
جتھے آکے بہنا توں سبحاں اوہ تھاواں دل دیاں ولیاں
بن تیرے سوہنیا میریا تیری یاد پئی سینہ ٹھار دی

چھڈ گئے نیں مینوں سوہنیا ہن میرے انگ تے ساک
میں سک سک تپلا ہو گئی وچ تیرے ہجر فراق
میں کوجھی کملی گندڑی توں مینوں کیتا پاک
میں کر کر یاداں تیریاں پئی اپنا ویلا ساردی
چٹیاں کاغذاں اُتے میری قلم لکیراں مار دی

کدی بھیس وٹا کے سوہنیا توں آجا میرے کول
 میں بہ کے تیرے ساہنے لاں اپنے دکھڑے پھول
 مینوں ماڑی سمجھ کے سوہنیا ہن راہواں وچ نہ رول
 میں تیرے اتوں رانجھنا پئی تن من اپنا واروی

بن تیرے سنا ہو گیا میرے دل دا ویڑھا وکھ
 بن تیرے میرے سوہنیا نہیں مکدا جھیرا وکھ
 ایس تڑی دے ول ہادیا کدی مار کے گیرا وکھ
 میری ہر شے تیری سوہنیا نہیں قیمت تیرے پیار دی

ہر ویلے راہواں تکنی آں کدی ویکھاں ڈھکے بوہے نوں
 کدی جھا کا تیرا پیندا اے کدی تکاں چوڑے سوہے نوں
 میں راتیں اٹھ اٹھ گیڑنی آں نت نیناں والے کھوہے نوں
 ترے کملے یار نظامی نوں اک تانگھ تیرے دیدار دی

ہن میرے اُتے کرم کما

حضرت پیر سید سردار عالم شاہ گیلانی چشتی نظامی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

ہن میرے اُتے کرم کما جی پیر سردار سوہنیا

تیری دیددوالا رہند انت چا جی پیر سردار سوہنیا

من دی مراد پاؤندا جہڑا اتھے اوندالے

در اُتے آیاں تاںیں سوہنا سینے لاندالے

خالی جاوے نہ کوئی منگتا جی پیر سردار سوہنیا

پیر دے در اُتے سر نوں جھکالیا
 پنج سو سٹھ چک کعبہ میں بنا لیا
 کچا آن کے میں اتھے سجدا جی پیر سردار سوہنیا

پھریا جہان تیرے ورگانہ تکیا
 اتھے آ کے ہو رپا سے جانہ میں سکیا
 بیٹھا در اُتے دھونی میں رُما جی پیر سردار سوہنیا

امیر حسینؑ سخی بوٹا سوہنا لایا اے
 اسد تے ضیاء کچا گوڑھا گوڑھا سایا اے
 آ کے ہر کوئی موجاں ماندا جی پیر سردار سوہنیا

خالی کوئی جائے نہ سوا لی دربار دا
 تیرا ایہ نظامی پیرا عرضاں گزار دا
 میرے دل دی مراد چُجا جی پیر سردار سوہنیا

میرے پیردا کھلا میخانا

میرے پیر دا کھلا میخانا توں آ کے نظارا ویکھ لا
 جہنوں جان دا اے سارا زمانا توں آ کے نظارا ویکھ لا

میرا مرشد رستا وکھاوے

بھلے ہو یاں نوں راہے پاوے

کیہ اپنا تے کیہ اے بیگانا توں آ کے نظارا ویکھ لا

دکھ مک جاندا ہر دل دا

جد جام عشق دا ملدا

ہو دے ہر کوئی ہس کے دیوانا توں آ کے نظارا ویکھ لا

میرا مرشد کرم جے کر دے
 خالی کا سے دلاں دے بھر دے
 نت نظراں دا مارے نشانا
 توں آ کے نظارا وکھ لا

میرے پیر دا لنگر جاری
 فیض پاوندی اے خلقت ساری
 اج پیراں دا عرس سالانا
 توں آ کے نظارا وکھ لا

ہر پاسے چانن نوروں
 لوک آئے نیں دوروں دوروں
 جویں شمع دے ول پروانا
 توں آ کے نظارا وکھ لا

اک وار نظامی توں آجا
 مونہوں سنگیاں مراداں پا جا
 ایہو سخیاں دا در شاہانہ
 توں آ کے نظارا وکھ لا

شجرہ شریف نسبی

حضرت پیر سید سردار عالم شاہ گیلانی چشتی نظامی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مولا سبھ تعریف اے تیری سبھ توں تیری شان اچیری
حل کر دے توں مشکل میری دو عالم دا توں مختار
عشق دی نویوں نویں بہار

نام محمد دل نوں بھاوے رب وی جہدے گن پیا گاوے
دنیا جہدا صدقا کھاوے اوس دے صدقے سنو پکار
عشق دی نویوں نویں بہار

مولا علیؑ داماد نبیؐ دے مرشد نیں ہر ولی جلی دے
صدقے بو تراب سخی دے میری وی سن عرض پکار
عشق دی نویوں نویں بہار

شہزادے حسنینؑ پیارے نانا جی وی اکھ دے تارے
دو جگ دے نیں راج دلارے صدقہ امام حسن سرکاڑ
عشق دی نویوں نویں بہار

امام حسنؑ دے دل دا چنا نام نامی حسنؑ مثنیٰ
 سوہنیا سخیا تینوں مناں میرے وی ہن لے لے تو سار
 عشق دی نویوں نویں بہار

پیر عبداللہ محضؑ جی آئیو میں تڑی تے کرم کمائیو
 خیر غریب دی جھولی پائیو وسے سخیاں دا دربار
 عشق دی نویوں نویں بہار

سید پاک موسے الجون سکیا ہجر تیرے وچ خون
 میلے دل نوں مار صبون لہہ جائے سارا گرد غبار
 عشق دی نویوں نویں بہار

سوہنا شاہ عبداللہؑ ماؤ موسے ثانیؑ کرم کماؤ
 خیر وصل دا جھولی پاؤ میں طالب تے کرم گزار
 عشق دی نویوں نویں بہار

محمد رُوحیؑ صدقے جاواں میرے حق وی کرو دعاواں
 بخشے میریاں رب خطاواں میں ہاں ڈاہڈا اوگن ہار
 عشق دی نویوں نویں بہار

بچی زاہد تیریاں لوڑاں پے گئیاں نے مینوں سوڑاں
میریاں تیرے تیکر دوڑاں مینوں وی ہن تو کھلہیار

عشق دی نویوں نویں بہار

سید عبداللہ الجلیلی ” سوہنا رب تاں دا بلی
تھاڈے ساہویں رام پہلی کرنی چاہوناں عرض گزار

عشق دی نویوں نویں بہار

ابوالصالح جنگلی جن منگ خدا توں منگی جن
محی الدین نیں سنگی جن ہوگئے ولیاں دے سردار

عشق دی نویوں نویں بہار

وج بغدادے بیٹھا سوہنا اوہدے ورگا ہور نہیں ہونا
عبدا لقادر ” ناں من موہنا ڈال میرے نے لیا چتار

عشق دی نویوں نویں بہار

عبدالرزاق ” سنو ایہ عرضی چل جاندی اے تھاڈی مرضی
مکدی نہیں میری خود غرضی خود غرضی نوں سنگل مار

عشق دی نویوں نویں بہار

ا بوا لصالح نصر پیارے مینوں تہاڈے لکھ سہارے
 لکھاں لائے تساں کنارے دیو درداں توں چھٹکار
 عشق دی نویوں نویں بہار

سید شمس الدین جی آؤنا بیسین پتر نال لیاؤنا
 تساں نوں اپنا درد سناؤنا میں مجبور ہاں تے لا چار
 عشق دی نویوں نویں بہار

احمد شاہ نوں وا جاں ماراں شاہ جی آکے لے لئوساراں
 جند پڑتی اے وچ خاراں مینوں دکھڑے لکھ ہزار
 عشق دی نویوں نویں بہار

سید عبد القادر ثانی گڈی تہاڈی ادھ اسمانی
 تہاڈے کو لے اکھ ربانی کر دو نظر کرم اکوار
 عشق دی نویوں نویں بہار

عبد الرحمن دے رنگ نیارے باہو ورگے پار اتارے
 مائی اپنے رنگ کھلارے کھوٹے کیتے توں سچیار
 عشق دی نویوں نویں بہار

حضرت سید پیر حبیب . پیر رجب "جی تسین طیب
 پیر عبداللہ شاہ نجیب . اللہ میری سنو پکار
 عشق دی نویوں نویں بہار

میرے پیر محمد شاہ جی کڈے ڈکدے میری راہ جی
 بے وس ہو کے نکلی ہاہ جی بن کے آ جاؤ غم خوار
 عشق دی نویوں نویں بہار

الہ بخش دی شان . زانی چہدے در جے آن سواالی
 بھر کے لے جان جھولی خالی آون بھاویں لکھ لکھ وار
 عشق دی نویوں نویں بہار

حضرت سید پیر کریم . سبھ کچھ دتا پاک رحیم
 اپنے فیض چوں کر تقسیم دل تے پے جاوے چکار
 عشق دی نویوں نویں بہار

حضرت سید شاہ حضور . نفس ہتھوں ہاں میں مجبور
 تہاڈی دوری نہیں منظور رکھ لو قداماں دے وچکار
 عشق دی نویوں نویں بہار

نور بخش جیٰ سنو ایہ بتی غرضاں نے اکھ دل دی سیتی
 کر دو میری دور پلیتی اترے کفر دا سبھ زنگار
 عشق دی نویوں نویں بہار

سید شاہ زمان خزینہ قطب زمان تے نور نگینہ
 روشن کر دیو میرا سینہ میں ہاں عاصی اوگن ہار
 عشق دی نویوں نویں بہار

دولت شاہ پیا دولت ونڈے گڈے دین نبی دے جھنڈے
 بدبختاں دے کڈھے کنڈے لا کے کلمے دا اوزار
 عشق دی نویوں نویں بہار

پیر معظم! اونسیاں پاواں من دے ویڑھے کاگ اڈاواں
 سحر و سپہرے دھلیاں چھاواں بوٹے لا دیو سایا دار
 عشق دی نویوں نویں بہار

حضرت سید عالم شاہ جی ہجراں کیتی جان سواہ جی
 پاؤ مینوں حق دے راہ جی اللہ مدد کرو سرکار
 عشق دی نویوں نویں بہار

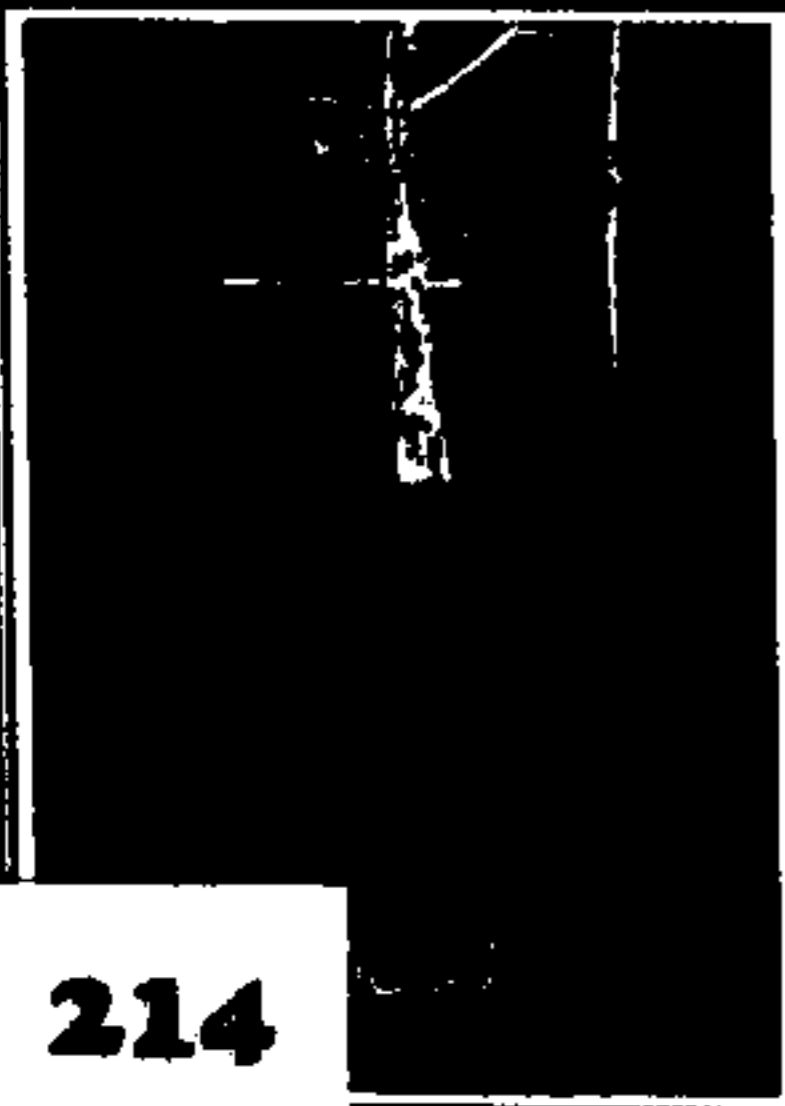
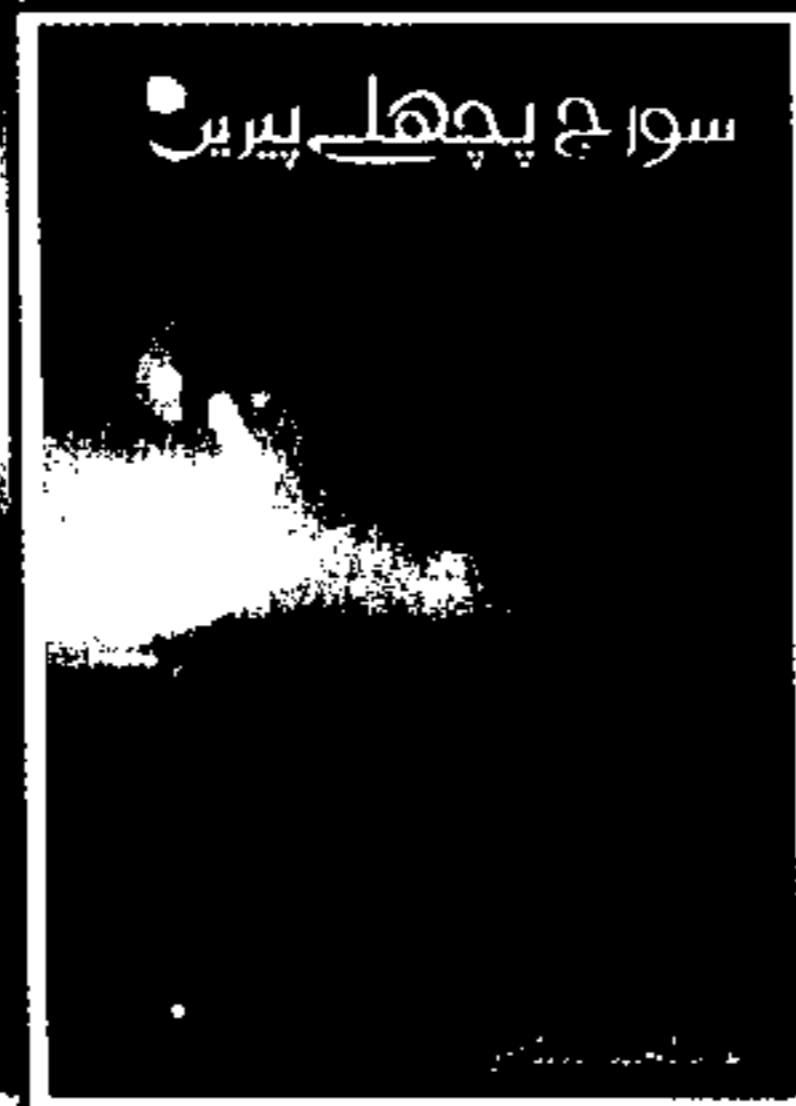
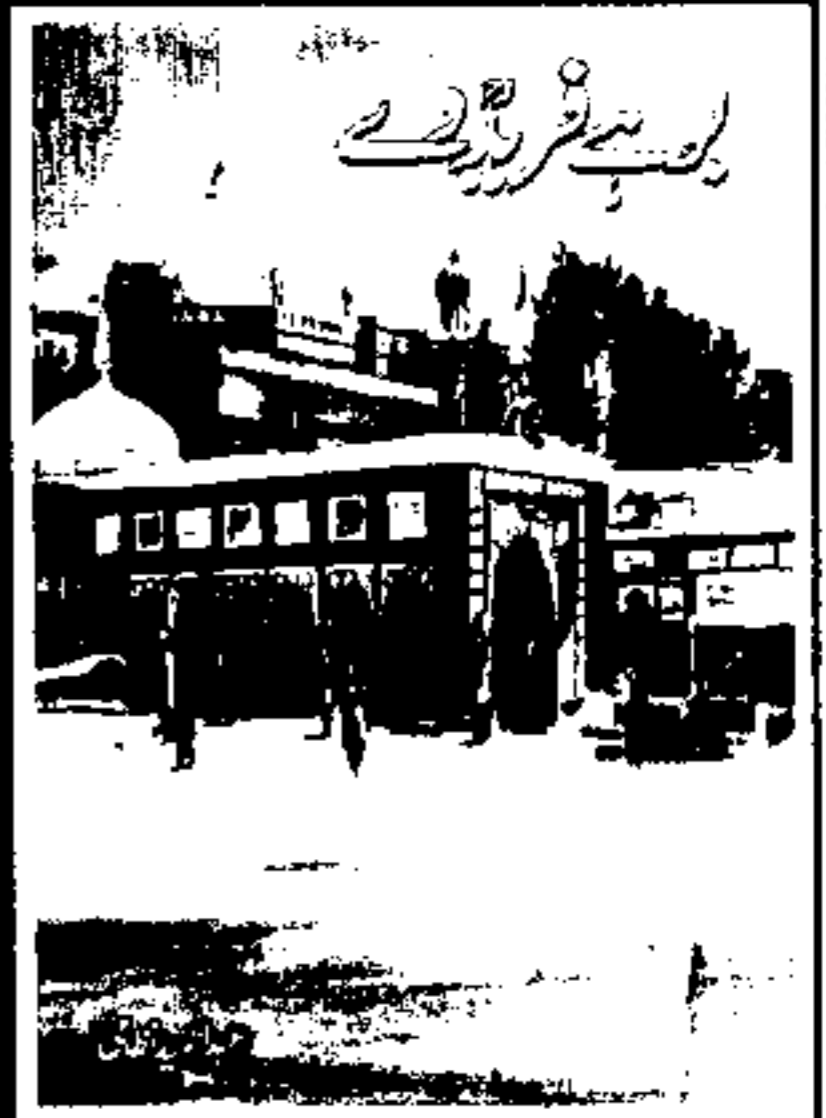
پیر امیر حسین جی سائیان ہتھ بنھ تہاڈے درتے آئیاں
 دل میرے وچ آؤن سچائیاں صدقا پیر عالم سردار
 عشق دی نویوں نویں بہار

سردار عالم سید گیلانی صورت جاپے عین نورانی
 مینوں وی کوئی دیو نشانی دوہیں جہانیں رہوے پیار
 عشق دی نویوں نویں بہار

اسد حسنین توں صدقے جاواں ۴ اوہدیاں لے لاں آپ بلاواں
 پیر ضیاء دا لے لے ناواں پھر دی رہاں میں گلی بازار
 عشق دی نویوں نویں بہار

حمید نظامی لکھیا شجرا دل دا شوق دنو دن سجرا
 عشق دے پھلیں گندیا گجرا بے منظور کرن سرکار
 عشق دی نویوں نویں بہار

عبدالحمید نظامی
کی دیگر تصنیفات



214

اکبر الہ آباد